خبرنامہ اکادمی

جلد: 18 | شمارہ نمبر: 07 تا 09 | اکادمی ادبیات پاکستان | جولائی تا ستمبر 2024ء

اکادمی ادبیات پاکستان اور آذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارۂ ادب کے مابین مفاہمتی معاہدہ

چینی سفارت خانے کے کلچرل قونصلر ژانگ ہیکنگ کا دورۂ اکادمی

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور قومی ورثہ و ثقافت کے معزز اراکین کا دورۂ اکادمی

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام سہ روزہ نسلِ نو ادبی میلہ، نئے لکھنے والوں کے لیے خصوصی ورکشاپس کا انعقاد

اکادمی ادبیات پاکستان اور آذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارۂ ادب کے مابین مفاہمتی معاہدہ

اسلام آباد(11 جولائی 2024) : وزیرِ اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور آذربائیجان کے صدرِ مملکت الہام ایلیوف کی موجودگی میں اکادمی ادبیات پاکستان اور آذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارۂ ادب کے مابین ایک مفاہمتی معاہدے پر دستخط کیے گئے۔

پاکستان کی جانب سے صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے جب کہ آذربائیجان کی جانب سے اسلام آباد میں متعین آذربائیجان کے سفیر جناب خضر فرہادوف نے اس تقریب میں شرکت کی۔تقریب میں دونوں دوست ممالک کے درمیان مختلف شعبوں کے متعدد مفاہمتی معاہدوں پر دستخط ہوئے۔

11 جولائی 2024ء کو وزیرِ اعظم ہاؤس میں منعقد ہونے والی اِس پُروقار اعلیٰ سطحی تقریب میں پاکستان کی کابینہ کے اراکین اور بینُ الاقوامی مندوبین سمیت کئی اہم شخصیات نے شرکت کی۔اِس معاہدے کے تحت دونوں ممالک کے اہلِ قلم کے باہمی دَوروں، کتاب میلوں، ایک دوسرے کی زبانوں میں تراجم، دو طرفہ تربیتوں، اور باہمی ادبی مشترکات سمیت متعدد ادبی سرگرمیاں سرانجام دی جائیں گی۔

صدرنشین اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ پاکستانی ادب کو بینُ الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کی مساعی اُن کی ترجیحات میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادبی و ثقافتی روابط ہی دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں روابط کی راہ ہموار کرتے ہیں۔انھوں نے آذربائیجان کے سفیر کا خصوصی شکریہ بھی ادا کیا جو گزشتہ ماہ اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اکادمی ادبیات پاکستان کی تقریبِ تقسیمِ اعزازات میں شریک ہوئے تھے اور جنھوں نے ادب کے شعبے میں اِس مفاہمتی معاہدے کے لیے خصوصی دلچسپی لی۔

اکادمی ادبیات پاکستان اورآذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارۂ ادب کے مابین ایک مفاہمتی معاہدے پر دستخط کی تقریب میں اکادمی کی جانب سے صدرنشین اکادمی، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور آذربائیجان کی جانب سے اسلام آباد میں متعین آذربائیجان کے سفیر جناب خضر فرہادوف دستاویزات کے تبادلہ کررہے ہیں۔اس موقع پر وزیرِ اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان، جناب میاں محمد شہباز شریف اور آذربائیجان کے صدرِ مملکت جناب الہام ایلیوف بھی موجود ہیں۔

اہم ملکی وغیر ملکی شخصیات اور وفود کی اکادمی آمد

آذربائیجان کے سفیر عزت مآب خضر فرہادوف کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(30 اگست 2024): آذربائیجان کے سفیر عزت مآب خضر فرہادوف نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا دورہ کیا۔انھوں نے صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سُلطان ناصر سے ملاقات کی۔ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی و ادبی تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کا اعادہ کیا گیا۔اس موقع پر معزز سفیر کی اہلیہ محترمہ ترانہ فرہادوف بھی ہمراہ تھیں۔

معزز سفیر نے پاکستان اور آذربائیجان کے تاریخی، ثقافتی، اور تجارتی روابط پر روشنی ڈالی۔

اُنھوں نے بتایا کہ آذربائیجان کے دارُالحکومت باکُو میں مُلتانی کارواں سرائے آج بھی دونوں ممالک کے باہمی تاریخی روابط کی ایک نشانی ہے۔انھوں نے کہا کہ آذربائیجان کے قومی شاعر نظامی گنجوی کی ادبی خدمات دونوں ممالک کے باہمی ادبی روابط میں ممد ثابت ہو سکتی ہیں۔ صدرنشین اکادمی ادبیات اور معزز سفیر نے ان تاریخی روابط کو مزید استحکام بخشنے کے لیے باہمی کاوشوں پر اتفاق کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان اور آذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارۂ ادب کے مابین معاہدے کے تحت دونوں ممالک کے منتخب ادب کے باہمی زبانوں میں تراجم کرانے پر بھی گفتگو ہوئی۔ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ دونوں ممالک میں ادبی وثقافتی روابط ہی دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں روابط کی راہ ہموار کریں گے۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں گوشۂ آذربائیجان (آذربائیجان کارنر) قائم کرنے اور باکُو میں موجود گوشۂ پاکستان میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی کتب کی نمائش کا اہتمام کرنے کے حوالے سے بھی تبادلۂ خیال ہُوا۔

گزشتہ ماہ جولائی 2024 میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور آذربائیجان کے صدرِ مملکت جناب الہام علیوف کی موجود گی میں اکادمی ادبیات پاکستان اور آذربائیجان کے نظامی گنجوی ادارہ ٔ ادب کے مابین مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے تھے۔ اس معاہدے کے تحت دونوں ممالک کے اہل قلم کے باہمی دَوروں، کتاب میلوں ، ایک دوسرے کی زبانوں میں تراجم، دوطرفہ تربیتوں اور باہمی ادبی مشترکات سمیت متعدد ادبی سرگرمیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔

آذربائیجان کے سفیر جناب خضر فرہادوف نے دونوں ممالک کے درمیان ادب کے شعبہ میں بھر پور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ آخر میں اکادمی کی صدرنشیں اور معزز سفیر کے مابین اعزازی نشانات کا تبادلہ ہُوا۔صدرنشیں نے آذربائیجان سے متعلق اکادمی کی مطبوعات بھی پیش کیں۔

دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشیں اکادمی، آذربائیجان کے سفیر عزت مآب خضر فرہادوف اوران کی اہلیہ محترمہ ترانہ فرہادوف، ایوان اعزاز کا دورہ کررہے ہیں

چینی سفارت خانے کے کلچرل قونصلر ژانگ ہیکنگ کا دورہ اکادمی

پاکستان میں چینی سفارت خانے کے کلچرل قونصلر ژانگ ہیکنگ، اکادمی کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کر رہے

اسلام آباد (5 ستمبر 2024): پاکستان میں چینی سفارت خانے کے کلچرل قونصلر ژانگ ہیکنگ نے 5 ستمبر 2024 کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا دورہ کیا اور صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ اِس موقعے پر اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان ناصر اور چینی کلچرل آفس کے تھرڈ سیکرٹری لِی ژین بھی موجود تھے۔ ملاقات میں دونوں دوست ممالک کے مابین ادب و ثقافت کے میدان میں تعلقات کے فروغ پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ دونوں اداروں کے سربراہان نے ذکر کیا کہ پاک چین دوستی کی 70ویں سالگرہ کے موقع پر 2021 میں چائنہ رائٹرز ایسوسی ایشن اور اکادمی ادبیات پاکستان کے مابین ادب وثقافت کے شعبے میں تعاون کے سلسلے میں مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے گئے تھے۔ اس میں ایک اہم منصوبہ یہ بھی تھا کہ دونوں ممالک اپنے منتخب ادب کی 100 کتب کے باہمی زبانوں میں تراجم کریں گے۔ چینی کلچرل قونصلر جناب ژانگ ہیکنگ اور صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے دونوں ممالک کے درمیان تراجم کے حوالے سے پیش رفت کا جائزہ لیا اور تراجم کے اس منصوبے کو جلد از جلد مکمل کرنے پر اتفاق کیا۔ اِس منصوبے کے تحت پاکستانی ادب کی پانچ اہم کتابوں کے چینی زبان میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اِسی طرح چینی زبان میں لکھی گئی پانچ کتب کے اُردو تراجم ہو چکے ہیں جن میں سے تین اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے شائع بھی کر دیے ہیں۔ یہ تراجم "افشائے راز"، "مَیں ہُوا مولان ہوں"، اور "دریائے ہولن کی کہانیاں" کے نام سے شائع ہو کر قارئین سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بتایا کہ چینی ادب کے یہ اُردو تراجم براہِ راست چینی زبان سے نہیں بلکہ انگریزی زبان کے توسط سے اُردو کے قالب میں ڈھالے گئے ہیں۔ چنان چہ ضرورت اِس امر کی ہے کہ دونوں دوست ممالک کے ادب کے براہِ راست تراجم کے لیے بھی کوششیں کی جائیں تاکہ ایک دوسرے کے ادب کے ذریعے تہذیبی روایات کی بہتر تفہیم کے مواقع فراہم ہوں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ژانگ ہیکنگ کو بتایا کہ 1990 میں پاکستانی ادیبوں کے دورہ چین کی یادوں پر مبنی کتاب اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے شائع کی تھی۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں پاک چین دوستی کے اظہار کے طور پر مختلف منصوبوں پر غور وخوص کیا گیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ دونوں ممالک کے دوستانہ روابط بہت پرانے ہیں اور نئے منصوبوں کے اجرا سے ان میں مزید پختگی پیدا ہوگی۔ ملاقات کے آخر میں دونوں اداروں کے سربراہاں نے کتب و اعزازی نشانات کا تبادلہ کیا۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی، پاکستان میں چینی سفارت خانے کے کلچرل قونصلر ژانگ ہیکنگ کو دورۂ اکادمی کے موقع پر اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہی ہیں، اس موقع پر چینی کلچرل آفس کے تھرڈ سیکرٹری لِی ژین اور جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی بھی موجود ہیں

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور قومی ورثہ و ثقافت کے معزز اراکین کا دورہ اکادمی

دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور قومی ورثہ وثقافت کے معزز اراکین جناب عظیم الدین زاہد لکھوی (چیئرمین)، محترمہ مہتاب اکبر راشدی، جناب اُسامہ حمزہ اور قومی اسمبلی کے افسران پر مشتمل وفد کا ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی، سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی اور جناب میر نواز سولنگی، افسر انتظامیہ کے ساتھ "اعوانِ اعزاز" میں گروپ فوٹو

اسلام آباد (28 اگست 2024): قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور قومی ورثہ وثقافت کے معزز اراکین جناب عظیم الدین زاہد لکھوی (چیئرمین)، محترمہ مہتاب اکبر راشدی اور جناب اُسامہ حمزہ پر مشتمل ایک وفد نے قومی اسمبلی کے افسران سمیت 28 اگست 2024 کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کا دورہ کیا۔ اکادمی کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظمِ اعلیٰ سلطان ناصر نے وفد کے اراکین کو خوش آمدید کہا اور اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے اغراض و مقاصد، سرگرمیوں اور ادبی منصوبوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ معزز اراکین نے ادب کی ترویج کے لیے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ اکادمی قومی و ادبی تشخص کے اظہار کے لیے نہایت اہم خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اراکین نے مختلف پاکستانی زبانوں میں لکھے جانے والے ادب کے اُردو اور انگریزی تراجم کی اہمیت پر زور دیا۔ صدر نشیں اکادمی ادبیات نے پاکستانی زبانوں کے تنوّع اور ثروت مندی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اکادمی پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر میں پاکستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں کو نمائندگی دے گی۔ صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے وفد کے معزز اراکین کو اکادمی کی کتب و جرائد کا تحفہ پیش کیا۔ وفد کے اراکین نے اکادمی کے ایوانِ اعزاز اور کتاب گھر کا دورہ بھی کیا۔ انہوں نے ایوانِ اعزاز میں خصوصی دلچسپی ظاہر کی اور کہا کہ پاکستان بھر کے نمایاں ادیبوں کی خدمات کو اِس طرح سامنے لانا ایک نہایت مستحسن عمل ہے۔ وفد کے اراکین نے اِس امر کا اعادہ کیا کہ وہ مجلسِ قانون ساز میں پاکستانی زبانوں اور اِن میں تخلیق کیے جانے والے ادب کی ترویج کے لیے اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کریں گے۔

آزاد جموں وکشمیر کے سابق صدر جناب مسعود احمد خان کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(25 ستمبر 2024) : آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر جناب مسعود احمد خان نے اکادمی ادبیات پاکستان کا خصوصی دَورہ کیا اور صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ جناب مسعود احمد خان ایک منجھے ہوئے تجربہ کار سفارت ہیں۔ وہ امریکہ اور چین سمیت کئی مما لک میں پاکستان کے سفیر رہ چکے ہیں۔ نیز اقوامِ متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ ملاقات میں ادب کے فروغ اور اکادمی کی سرگرمیوں کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے جناب مسعود احمد خان کو اکادمی کی سرگرمیوں اور منصوبوں کے بارے آگاہ کیا۔ خاص طور پر اکادمی کی طرف سے مختلف مما لک کے ساتھ ہونے والے باہمی تراجم کے منصوبوں سے آگاہ کیا۔ انھوں نے بتایا کہ عالمی ادب کے اُردو تراجم اور پاکستانی ادب کے عالمی زبانوں میں تراجم اکادمی کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ جناب مسعود احمد خان نے ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے اکادمی کے اقدامات کو سراہا۔ اِس ملاقات میں اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب محمد عاصم بٹ بھی ہمراہ تھے۔ آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سابق صدر آزاد کشمیر کو اکادمی کی منتخب مطبوعات پیش کیں۔

آزاد جموں وکشمیر کے سابق صدر جناب مسعود احمد خان کے دورۂ اکادمی کے موقع پر صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف انھیں اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہی ہیں، اس موقع پر محمد عاصم بٹ، نائب ناظم اکادمی، بھی موجود ہیں

اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا 32 واں اجلاس

اسلام آباد(29 اگست 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئت حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا 32 واں اجلاس صدر نشیں اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف کی صدارت میں منعقد ہوا۔

ہیئت حاکمہ کے سیکٹری جنرل سلطان ناصر نے بورڈ کے معزز ممبران کو خوش آمدید کہا اور ان کا تعارف کرایا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کے رواں اور مستقبل کے منصوبوں سے ہیئت حاکمہ کے ممبران کو آگاہ کیا۔

ہیئت حاکمہ کے ممبران نے پچھلے سال بورڈ کے 31 ویں اجلاس کے فیصلوں کی توثیق کی اور ان کی منظوری دی اور رواں مالی سال 2024 اور 2025 کے منصوبوں پر غور و خوض کیا۔ جڑواں شہروں سے باہر مقیم معزز اراکین نے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔ ہیئت حاکمہ کے اس 32 ویں اجلاس میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں، جناب سینو جلال، جوائنٹ سیکرٹری، قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، جناب صحبت علی جوائنٹ سیکرٹری وزارت خزانہ، جناب نذیر حسین، ڈی جی کوآرڈینیشن ہائر ایجوکیشن کمیشن، جناب سلطان ناصر سیکرٹری جنرل، ڈاکٹر گلزار احمد، ڈاکٹر زینت ثنا بلوچ، جناب اختر عثمان، ڈاکٹر منظور ویسریو، جناب احسان شاہ، ڈاکٹر ضیا الرحمن بلوچ، جناب حارث خلیق، ڈاکٹر سعدیہ کمال، جناب مبین مرزا، جناب افضل مراد، جناب ماجد شاہ اور جناب قاسم نسیم نے شرکت کی۔ جناب عباس تابش، ڈاکٹر صغریٰ صدف اور جناب اسحاق سمیجو بوجوہ اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئت حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کے آن لائن 32 ویں اجلاس کے شرکا

ادارۂ تعلیم وآگاہی کی ڈائریکٹر جنرل کا دورۂ اکادمی

سلام آباد(28 اگست 2024): ادارۂ تعلیم و آگاہی کی منتظمِ اعلیٰ محترمہ بیلا رضا جمیل نے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف سے 28 اگست 2024 کو اکادمی میں ملاقات کی۔ اِس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سُلطان ناصر، نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر مراد علی مہمند، لمز کے ڈِین ڈاکٹر فیصل باری اور نازیہ رحمان بھی موجود تھے۔ شرکا نے علم و ادب کی ترویج کے لیے اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی خدمات کو سراہا۔ خصوصاً اکادمی کے تحت حال ہی میں منعقد ہونے والے نسلِ نَو ادبی میلے کی کامیابی اور ملک بھر کے نوجوانوں کی بھرپور شرکت موضوعِ گفتگو رہی۔

محترمہ بیلا رضا جمیل نے ادارۂ تعلیم و آگاہی اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے تعاون سے منعقد ہونے والے سالانہ کتاب میلے میں اکادمی کے اشتراک کی خواہش ظاہر کی جس پر صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے آمادگی ظاہر کی۔ یہ کتاب میلہ نومبر میں منعقد ہوگا جس میں اکادمی کے طرف سے نوجوانوں کے لیے خصوصی ادبی تقریبات کا اہتمام کرنے پر غور کیا جائے گا۔ صدر نشیں نے مہمانانِ گرامی کو اکادمی کی تازہ مطبوعات پیش کیں۔ مہمانوں نے اکادمی کے تحت منعقد ہونے والی غیر رسمی ہفتہ وار نشست "چائے، باتیں، اور کتابیں" کے شرکا سے بھی ملاقات کی۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی، محترمہ بیلا رضا جمیل، ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تعلیم و آگاہی کو ادورۂ اکادمی کے موقع پر اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہی ہیں، اس موقع پر نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر جناب مراد علی مہمند، لمز کے ڈِین ڈاکٹر فیصل باری اور جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی بھی موجود ہیں

اکادمی ادبیات پاکستان، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن، اسلام آباد کے زیر اہتمام تین روزہ نسل نو ادبی میلے کا احوال

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے تحت سہ روزہ نسل نَو ادبی میلہ 14 تا 16 اگست 2024 منعقد ہُوا۔ اِس میلے کے لیے ملک بھر سے تقریباً دو سو نوجوانوں نے مختلف ورکشاپس میں شرکت کے لیے رجسٹریشن کرائی اور کامیاب تکمیل پر اسناد حاصل کیں۔ مزید برآں غیر رجسٹرڈ نوجوانوں کی کثیر تعداد نے بھی میلے میں شرکت کی۔ اِس سہ روزہ میلے کے پہلے دو دِن کی تقریبات اور دیگر سرگرمیاں اکادمی کے صدر دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوئیں جبکہ تیسرے روز کی سرگرمیاں مری میں منعقد ہوئیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ کوئٹہ، پشاور، خیبر ایجنسی، پارا چنار، سکردو، گلگت، شگر، مانسہرہ، بالاکوٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، لاہور، سرگودھا، گجرات، حجرہ شاہ مقیم، ملتان، لودھراں، بہاول پور، فیصل آباد، وہاڑی، واہ، ہری پور، اور ساہیوال وغیرہ سے آئے ہُوئے نوجوان شرکا نے اعترافی اسناد حاصل کیں۔

تقریبِ پرچم کُشائی:

اس سہ روزہ ادبی میلے کا آغاز اکادمی ادبیاتِ پاکستان میں جشنِ آزادیِ پاکستان کے پُرمسرت موقعے پر 14 اگست کو علی الصبح پرچم کُشائی کی پُروقار تقریب سے ہُوا۔ جس میں ملک بھر سے سیکڑوں نوجوان طلبہ و طالبات کے علاوہ راولپنڈی، اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے ممتاز ادبا و شعرا نے شرکت کی۔ یوں اکادمی ادبیات کے سہ روزہ نسل نَو میلے کا آغاز پورے تزک و احتشام سے ہوا۔

صدر نشیں اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے ملک بھر سے آنے والے نوجوان شرکا اور دیگر اہلِ قلم کو تقریب میں خوش آمدید کہا۔ پرچم کُشائی صدر نشیں اکادمی ادبیات نے کی جس میں نوجوان طلبہ و طالبات کے ساتھ ساتھ کہنہ مشق قلم کاروں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ مہمانانِ خصوصی محترمہ کشور ناہید اور جناب افتخار عارف نے بھی پرچم کُشائی کی تقریب میں شرکت کی۔ سبز ہلالی پرچم لہرانے کے ساتھ ہی گلاب کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔ اس کے بعد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ مہمانانِ خصوصی کے علاوہ اس اہم تقریب میں جناب محمد حمید شاہد، جناب فرخ یار، جناب سعید اختر ملک، جناب سید ابرار حسین، جناب خالد اقبال یاسر، جناب محبوب ظفر، جناب رحمان حفیظ، محترمہ نیلوفر اقبال، محترمہ ثروت محی الدین، محترمہ فریدہ حفیظ، محترمہ فاطمہ نعیم علوی، محترمہ فرحین چوہدری، جناب خوشحال ناظر، جناب کاشف ارشاد، ڈاکٹر عابد سیال، محترم اقبال افکار، محترمہ سارا خان، جناب سردار یوسفزئی اور دیگر شامل تھے۔ جناب کاشف ارشاد، مشیر برائے وزیرِ قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن نے بھی تقریبِ پرچم کُشائی میں شرکت کی۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے چمنستان میں 14 اگست کی مناسبت سے پرچم کشائی کی جا رہی ہے

اکادمی کے زیر اہتمام پرچم کشائی کی تقریب میں نوجوان نسل کی بڑی تعداد شریک ہے

پرچم کشائی کی تقریب کے شرکا قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہیں

پرچم کشائی کے بعد پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لیے دعا کی جا رہی ہے

نسل نو ادبی میلے کے افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، محترمہ کشور ناہید، جناب افتخار عارف، جناب کاشف ارشاد، جناب سلطان ناصر،
جناب سعید شارق اور محترمہ وجیہہ نامدار اظہارِ خیال کر رہے ہیں جب کہ شرکاء انہماک سے گفتگو سن رہے ہیں

افتتاحی اجلاس:

نسل نو ادبی میلے کا افتتاحی اجلاس 14 اگست کو پرچم کُشائی کی تقریب کے فوراً بعد اکادمی کے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہُوا۔ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ مہمانانِ خصوصی محترمہ کشور ناہید اور جناب افتخارِ عارف تھے۔ نئی نسل کی نمائندگی کرنے کے لیے معروف اُردو شاعر جناب سعید شارق اور انگریزی مصنفہ محترمہ وجیہہ نامدار نے خطبات پیش کیے۔ نظامت کے فرائض مشیر برائے وزیرِ ثقافت و قومی ورثہ جناب کاشف ارشاد نے ادا کیے۔ ناظمِ اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے سپاس نامہ پیش کیا۔ جناب اقدس ہاشمی نے ملی نغمہ جبکہ اسفند یار خانزادہ خٹک نے جشنِ آزادی کی مناسبت سے رقص پیش کیا۔ بزرگ پشتو شاعر خورشید ابن لبید نے مترنّم ملّی نغمہ پیش کیا۔ اس کے بعد جشنِ آزادی کا کیک کاٹا گیا۔ اِس تقریب میں نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد شریک ہُوئی۔

صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے نسل نو میلے کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور اکادمی ادبیات پاکستان کی سرگرمیوں سے نسل نو کے نمائندگان کو متعارف کرایا۔ انھوں نے کہا کہ فنونِ لطیفہ انسان کی تراش خراش کر کے اسے بہتر بناتے ہیں۔ ادب تاریخ کو حال اور خواب کو حقیقت میں بدل دیتا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ انسان کے پاس سب سے مؤثر ہتھیار قوتِ تخلیق ہے۔ قوتِ تخلیق سے ہی انسان اُس مصنوعی ذہانت کو شکست دے سکتا ہے جو دراصل اس کی اپنی تخلیقی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور جس سے وہ اب خائف ہونے لگا ہے۔ جناب افتخار عارف نے نسل نَو سے خطاب کرتے ہُوئے کہا کہ انھیں اپنی ادبی روایت سے لازماً وابستہ رہنا چاہیے اور اپنے ورثے پر مان ہونا چاہیے۔ محترمہ کشور ناہید نے نسل نَو کو اپنے تجربات کی روشنی میں بتایا کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے اور ہر سطح پر اس کا تحفظ کس قدر ضروری ہے۔ انھوں نے تحریک پاکستان سے متعلقہ اپنی کئی یادیں تازہ کیں۔

نسل نو ادبی میلے کے افتتاحی اجلاس کے دوران جشن آزادی کا کیک کاٹا جا رہا ہے

افتتاحی تقریب میں نہ صرف کثیر تعداد میں نوجوان شریک ہُوئے بلکہ دیگر اہلِ قلم بھی تشریف لائے۔ اس تقریب میں شامل اہلِ قلم میں جناب محمد حمید شاہد، جناب فرخ یار، جناب سعید اختر ملک، جناب سید ابرار حسین، جناب خاور احمد، جناب خالد اقبال یاسر، جناب محبوب ظفر، جناب رحمان حفیظ، محترمہ نیلوفر اقبال، محترمہ ثروت محی الدین، محترمہ فریدہ حفیظ، محترمہ فاطمہ نعیم علوی، محترمہ فرحین چوہدری، جناب خوشحال ناظر، ڈاکٹر بی بی امینہ، ڈاکٹر عابد سیال، محترم اقبال افکار، محترمہ سارا خان، جناب سردار یوسفزئی اور دیگر شامل تھے۔

جناب اقدس ہاشمی ملی نغمہ پیش کر رہے ہیں

اسفندیار خانزادہ خٹک جشن آزادی کی مناسبت سے رقص پیش کر رہے ہیں

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر نوجوان چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے

تربیتی ورکشاپ 'علمِ عروض' کا پہلا دن

تربیتی ورکشاپ 'تخلیقی نثر نگاری' کا پہلا دن

تربیتی ورکشاپ 'ترجمہ نگاری' کا پہلا دن

تربیتی ورکشاپ 'ادبی ادارت' کا پہلا دن

تربیتی ورکشاپ 'حقوقِ ملکیتِ دانش' کا پہلا دن

تربیتی نشستیں (Workshops):

افتتاحی اجلاس کے بعد تربیتی نشستوں (ورکشاپس) کے لیے رجسٹرڈ نوجوانوں نے اپنی اپنی متعلقہ نشستوں میں شرکت کی اور ماہرین علوم وفنون سے خوب استفادہ کیا۔ یہ تربیتی نشستیں 14 اور 15 اگست کو اکادمی ادبیات میں منعقد ہوئیں۔ صدرنشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ جشنِ آزادیِ پاکستان اور نسل نو میلے کو بامعنی بنانے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ نوجوان نسل کی باقاعدہ علمی، ادبی اور تہذیبی تربیت کی جائے۔ اکادمی نے 18 سے 30 سال کی عمر کے نوجوانوں کے لیے پانچ مختلف ورکشاپس کا اہتمام کیا جن کے لیے ملک بھر سے تقریباً دوسو نوجوانوں نے خود کو رجسٹرڈ کرایا۔ یہ ورکشاپس علمِ عروض، تخلیقی نثر نگاری، ترجمہ نگاری، ادبی ادارت، اور حقوقِ ملکیتِ دانش (انٹلیکچول پراپرٹی رائٹس) جیسے موضوعات پر تھیں۔

علم عروض کی ورکشاپ میں جناب ادریس آزاد تربیت کار تھے۔ پہلے روز مہمان شخصیات میں جناب اختر عثمان اور ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد جبکہ دوسرے روز کی مہمان شخصیات میں جناب سید ابرار حسین اور جناب انجم سلیمی شامل تھے۔ تخلیقی نثر نگاری کی ورکشاپ کے تربیت کار ڈاکٹر عابد سیال تھے۔ پہلے روز مہمان شخصیت محترمہ فرحین چوہدری تھیں جبکہ دوسرے روز کی مہمان شخصیت جناب سعید اختر ملک تھے۔ ترجمہ نگاری کی ورکشاپ میں تربیت کار محترمہ یاسمین حمید تھیں۔ پہلے دن مہمان شخصیات میں جناب ارشد وحید اور جناب صفدر رشید جبکہ دوسرے روز کی مہمان شخصیات ڈاکٹر اقبال آفاقی اور جناب زیف سید تھے۔ ادبی ادارت کی ورکشاپ کی تربیت کار ڈاکٹر بی بی امینہ تھیں۔ پہلے دن مہمان شخصیات میں جناب نصیر احمد ناصر اور ڈاکٹر خالد اقبال یاسر جبکہ دوسرے دن کی مہمان شخصیات میں جناب علی محمد فرشی اور جناب قاسم یعقوب شامل تھے۔ حقوق ملکیت دانش کی ورکشاپ کے تربیت کار ڈاکٹر عزیز الرحمن تھے۔ پہلے دن کی مہمان شخصیات میں جناب محمد حفیظ خان اور جناب خاور احمد جبکہ دوسرے روز کی مہمان شخصیات میں ڈاکٹر انعام الحق جاوید اور جناب روش ندیم شامل تھے۔

نوجوانوں نے اِن ورکشاپس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تفصیلی استفادے کا موقع حاصل کیا۔ تربیت کار اور مہمان شخصیات نے اِن ورکشاپس کے اہتمام پر اکادمی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ شرکا نے کہا کہ اگرچہ نوجوان نسل کی تربیت کے حوالے سے بہت گفتگو کی جاتی ہے مگر عملی اقدامات کم کم ہی اٹھائے جاتے ہیں۔ اکادمی ادبیات کا یہ اہتمام ایک نہایت اہم اور راست قدم ہے جو وقت کی اہم ضرورت تھی۔ کئی نوجوانون کی طرف سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ اکادمی ورکشاپس منعقد کرانے کا یہ سلسلہ جاری رکھے تاکہ نوجوانوں کو اِسی طرح تجربہ کار اہلِ قلم سے سیکھنے کا موقع ملتا رہے۔

تربیتی ورکشاپ 'علمِ عروض' کا دوسرا دن

تربیتی ورکشاپ 'تخلیقی نثر نگاری' کا دوسرا دن

تربیتی ورکشاپ 'ترجمہ نگاری' کا دوسرا دن

تربیتی ورکشاپ 'ادبی ادارت' کا دوسرا دن

تربیتی ورکشاپ 'حقوقِ ملکیتِ دانش' کا دوسرا دن

شخصی تہذیب و تربیت:

"شخصی تہذیب و تربیت" کے عنوان سے یہ خصوصی نشست اکادمی کے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے استقبالیہ کلمات میں بتایا کہ اِس نشست کا مقصد نسل نَو کے ادیبوں کو یہ بتانا ہے کہ وہ کیسے انفرادی سطح پر ایک عمدہ شخصیت بن کر اُبھر سکتے ہیں اور پھر کیسے معاشرے کی بہتری میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہاتھ میں قلم ہونا ایک بھاری ذمے داری ہے، چناں چہ لازم ہے کہ نوجوان اہلِ قلم کو اِس ذمے داری کا احساس دلایا جائے۔ شخصی تہذیب و تربیت کی مہمان شخصیات میں محترمہ ثروت محی الدین، جناب ضیا الدین نعیم، جناب فرخ ندیم اور پروفیسر ڈاکٹر رفیق سندیلوی شامل تھے۔ نظامت کے فرائض پروفیسر ڈاکٹر کامران کاظمی نے انجام دیے۔

'شخصی تہذیب و تربیت' کے عنوان سے ہونے والی نشست کے سٹیج کا منظر

محترمہ ثروت محی الدین نے کہا کہ بچوں کی ابتدائی تربیت گھر سے ہوتی ہے، اس کے بعد سکول اور پھر سماج میں عملی صورت میں انسان کی تربیت ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ لوک ادب، کہانیوں اور کلاسیکی روایات سے جڑے رہنے سے ہماری تہذیبی تربیت ہوتی ہے۔ نیز ہر شخص کو فطرت کے مطالعے سے اپنی تربیت خود بھی کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ صوفیا کی تعلیمات میں انسانی مساوات کا درس نہایت اہم ہے۔

ڈاکٹر رفیق سندیلوی نے کہا کہ تربیت میں اساتذہ کی ذمے داری بنیادی ہے، چناں چہ اساتذہ کا معیار بلند ہونا بہت ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ دَورِ حاضر میں حصولِ علم کے ذرائع وافر ہیں، لہٰذا نوجوانوں کو اپنی تربیت خود بھی کرنی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بچوں کو سوال کرنے کا موقع ضرور دینا چاہیے۔ تصورِ جمالیات کے حوالے سے انھوں نے کہا کہ اندر کی خوبصورتی تک پہنچنے کے لیے ظاہری بدصورتیوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جناب فرخ ندیم نے کہا کہ تہذیب کے لیے ٹھہراؤ، مستقل مزاجی، میانہ روی اور ثقافتی اقدار کی پاسداری ضروری اجزا ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہر انسان میں ایک قدرتی جوہر موجود ہوتا ہے جس کی بنیاد پر وہ آگے کی طرف سفر کرتا ہے۔ جناب ضیا الدین نعیم نے کہا کہ نبیِ اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے سبق ملتا ہے کہ کسی کی غلطی کی اصلاح کرنی ہو تو اس طریقے سے کی جائے کہ نہ شرمندگی کا باعث بنے اور نہ دل آزاری کا۔ انھوں نے کہا کہ ایسی تربیت کرنی چاہیے کہ کوئی کسی سے مرعوب نہ ہو اور نہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جائے۔

شریک نوجوانوں نے مہمان شخصیات سے سوالات کیے اور تفصیلی مکالمہ ہُوا۔ تقریب کے آخر میں صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تقریب کی مہمان شخصیات اور میزبان ڈاکٹر کامران کاظمی کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے ہال میں موجود نوجوانوں، طلبہ اور طالبات کا بھی شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ اِس نشست کی عملی نتائج برآمد ہوں گے۔ صدر نشیں نے مہمان شخصیات کو اکادمی کی نئی مطبوعات تحفتاً پیش کیں۔

'شخصی تہذیب و تربیت' کے عنوان سے ہونے والی نشست کے شرکا

'شخصی تہذیب و تربیت' کے عنوان سے ہونے والی نشست کے شرکا کا گروپ فوٹو

تخلیق کاروں سے مکالمہ' کی پہلی نشست کے سٹیج کا منظر

تخلیق کاروں سے مکالمہ:

اس تین روزہ نسل نو ادبی میلے کے دوسرے دن 15 اگست کو نمائندہ و معتبر تخلیق کاروں سے نسل نَو کے مکالمے پر مبنی دو خصوصی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ صدرنشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بتایا کہ اکادمی میں نہ صرف "اہلِ قلم سے ملیے" کے سلسلے کا احیا کیا گیا ہے بلکہ "چائے، باتیں اور کتابیں" کے نام سے مکالمے کی فضا ہموار کرنے کے لیے ہفتہ وار نشست کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ نسل نَو سے مکالمے کے لیے بھی معاصر ادبی منظرنامے کے معتبر و ممتاز تخلیق کاروں کو خاص طور پر دعوت دی گئی ہے۔ مہمان تخلیق کاروں کے تخلیقی تجربات سے نوجوان نسل کے اہلِ قلم کو اپنی راہ متعین کرنے میں آسانی ہو گی اور وہ اپنے جوہرِ علم و ادب کو خوب سے خوب تر شکل میں پیش کر کے اپنا اور ملک کا نام روشن کریں گے۔

اِس سلسلے کی پہلی نشست کے مہمان پروفیسر جلیل عالی، جناب علی اکبر عباس، محترمہ پروین طاہر، اور ڈاکٹر وحید احمد تھے۔ نظامت کے فرائض جناب منیر فیاض نے سرانجام دیے۔ پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ تخلیقی عمل کا اسرار دوسری کیفیات سے مختلف ہوتا ہے۔ تخلیقی عمل کے بعد آدمی کسی قدر مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے لیکن عدم تکمیل کا جذبہ آدمی کو دوبارہ لکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔ جناب علی اکبر عباس نے کہا کہ جب بھی میں شاعری کرتا ہوں میرے اندر موسیقی جاگ اُٹھتی ہے اور میری شاعری خاص کر گیت ردھم میں آجاتے ہیں۔ ڈاکٹر وحید احمد نے کہا کہ میں نے سکول کے زمانے سے شاعری شروع کی اور مجید امجد سے بہت متاثر ہوا۔ انھوں نے نوجوانوں خصوصاً طلبا سے کہا کہ "اپنا لکھو، کم لکھو، اچھا لکھو"۔ دوسرے شعرا سے سیکھنا چاہیے لیکن کسی کی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔ محترمہ پروین طاہر نے نظم کے حوالے سے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ذات، باطن، مطالعہ، تاریخ اور اساطیری ادب کے شعور سے ابھرتے جذبات نظم میں ڈھل جاتے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ نظم خود طے کرتی ہے کہ زبان اور ہیت کیسی ہونی چاہیے۔ تقریب کے آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مہمان شخصیات کا شکریہ ادا کیا اور انھیں اکادمی کی تازہ مطبوعات پیش کیں۔

دوسری نشست کے مہمان جناب اقبال فہیم جوزی، محترمہ نیلو فر اقبال، جناب محمد حمید شاہد، محترمہ فریدہ حفیظ اور محترم قیوم طاہر تھے۔ نظامت جناب سید منظر نقوی نے کی۔ جناب اقبال فہیم جوزی نے نسل نو سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لکھنے والے کو اپنے تجربات کے بارے میں لکھنا چاہیے، دوسروں کے لکھے ہُوئے کی اندھی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔ جو آپ کا من چاہے وہی لکھیں۔ محترمہ نیلو فر اقبال نے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہی عمر ہے جس میں آپ اپنا تخلیقی سفر شروع کر سکتے ہیں۔ اگر آپ میں تخلیقی جوہر ہے تو اسی کی بنیاد پر آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ جناب محمد حمید شاہد نے کہا کہ میری اوّلین ترجیح ادب ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادب انسانوں کے وجود سے مکالمہ کرتا ہے۔ انھوں نے نسل نَو سے کہا کہ آپ جس قدر مطالعہ کریں گے اسی قدر آپ کی تحریر میں بھی نکھار آتا جائے گا۔ محترمہ فریدہ حفیظ نے کہا کہ مجھے شروع سے ہی بچوں کے ادب سے دلچسپی تھی۔ میں نے افسانے اور ڈرامے لکھے اور مشرق اخبار سے بھی وابستہ رہی۔ محترم قیوم طاہر نے کہا کہ آپ کسی بھی صنف میں لکھیں لیکن اپنا اسلوب ہی اہم ہوتا ہے۔ دوسروں کے رنگ میں نہیں لکھنا چاہیے۔ انھوں نے "آفاق" رسالہ نکالنے کے حوالے سے اپنے تجربات بیان کیے۔ تقریب کے آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مہمان شخصیات کا شکریہ ادا کیا اور انھیں اکادمی کی تازہ مطبوعات پیش کیں۔

تخلیق کاروں سے مکالمہ' کی دوسری نشست کے سٹیج کا منظر

کتابوں کی نمائش اور سٹالز:

نوجوانوں کو کتاب بینی کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اکادمی ادبیاتِ پاکستان نے نسل نَو میلے کے شرکا کے لیے خاص طور پر کتابوں کی نمائش کا اہتمام کیا جس میں رعایتی قیمت پر نوجوانوں کو کتابیں خریدنے کی ترغیب دی گئی۔ نوجوانوں نے اکادمی کی کتب میں خاص دلچسپی ظاہر کی اور خاصی تعداد میں کتابیں خریدیں۔ نوجوانوں نے کتب کے رعایتی نرخ مقرر کرنے پر اکادمی کا شکریہ ادا کیا۔ کئی نوجوانوں نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لیے بھی کتب کے تحائف خریدے۔

تخلیق کاروں سے مکالمہ' کے عنوان سے ہونے والی نشستوں کے شرکا

تقسیمِ اسناد اور اختتامی اجلاس میں جناب فتح محمد ملک، ڈاکٹر نجیبہ عارف اور محترمہ عائشہ مسعود ملک اظہار خیال کر رہے ہیں
اور تربیتی ورکشاپس میں شریک منتخب نوجوانان ورکشاپس اور نسل نو ادبی میلے کے حوالے سے اپنے تاثرات بیان کر رہے ہیں

تقسیمِ اسناد اور اختتامی اجلاس:

تربیتی نشستوں (ورکشاپس) کے اختتام پر اکادمی ادبیات کے فیض احمد فیض آڈیٹوریم میں پُروقار اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں ورکشاپس میں کامیابی سے شرکت کرنے والے نوجوانوں کو خصوصی اسناد سے نوازا گیا۔ پروفیسر فتح محمد ملک مہمانِ خصوصی تھے۔ صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبۂ استقبالیہ جبکہ ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے تقریب کے اختتام پر سپاس نامہ پیش کیا۔ نظامت کے فرائض محترمہ عائشہ مسعود ملک نے سرانجام دیے۔ قاری محمّد سجاد نے تلاوتِ کلامِ پاک جبکہ اقدس ہاشمی نے نعتِ رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) پیش کی۔ ورکشاپس میں حصّہ لینے والے پانچ منتخب نوجوان شرکا نے بھی اپنی اپنی ورکشاپس کے حوالے سے بالخصوص اور نسل نَو ادبی میلے کے حوالے سے بالعموم اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور خوب دادِ تحسین سمیٹی۔

صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مسرت وانبساط کا اظہار کیا کہ اکادمی کے پلیٹ فارم سے ملک بھر کے مختلف علاقوں کے نوجوانوں، طلبا اور طالبات نے سہ روزہ ادبی میلے میں شرکت کی اور تربیتی ورکشاپس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انھوں نے کہا کہ محدود وسائل کے باوجود ہم سے جس قدر ممکن ہو سکا، ہم نے سہولیات فراہم کیں۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی نے نوجوانوں اور معتبر و مستند اہلِ قلم کے درمیان مکالمے کا اہتمام کیا تاکہ نوجوانوں تک ادبی ورثہ منتقل ہونے کی راہ ہموار ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ ادب انسانی اقدار کی ترجمانی کرتا ہے۔ ادب سے وابستہ لوگ تہذیب اور شائستگی کی علامت ہوتے ہیں۔ ہمارا روشن مستقبل نوجوان ہی ہیں۔

اِس میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے پانچ تربیتی نشستوں (ورکشاپس) کا انعقاد کیا گیا تھا: علمِ عروض، تخلیقی نثر نگاری، ترجمہ نگاری، ادبی ادارت، اور حقوقِ ملکیتِ دانش۔ ہر ورکشاپ میں بھرپور شرکت کرنے والے ایک ایک نوجوان کو سٹیج پر آ کر اپنے تاثرات کا اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔ علمِ عروض میں تہذیب الحسن نے، تخلیقی نثر نگاری میں سیدہ ہما نے، ترجمہ نگاری میں حمزہ افتخار نے، ادبی ادارت میں حسن شہزاد راجہ نے، اور حقوقِ ملکیتِ دانش میں آسیہ عارف نے اپنے تاثرات پیش کیے۔ نوجوانوں نے اِن ورکشاپس کو نہایت سود مند اور مفید قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اِس میلے کی تربیتی نشستوں، تخلیق کاروں سے مکالموں، اور شخصی و تہذیبی تربیت کے اجلاس کا اثر ہمیشہ اُن کے ذہنوں میں محفوظ رہے گا۔ مہمانِ خصوصی جناب پروفیسر فتح محمد ملک اور صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے فرداً فرداً تمام کامیاب ہونے والے شرکا کو اسناد سے نوازا۔ اِس کے بعد ہر ورکشاپ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے تین تین نوجوانوں کو خصوصی انعامات کے طور پر اکادمی کی تازہ مطبوعات بھی پیش کی گئیں۔ علمِ عروض میں عبد اللہ منیر، فخر کفایت، عائلہ علی رضا، تخلیقی نثر نگاری میں شہباز سرور، انیس الرحمان اور محمد حفیظ، ترجمہ نگاری میں آمنہ بتول، مہر علی، ملک محمد احسن اور سید رحمٰن شاہ، ادبی ادارت میں سائرہ، نازیہ اور حسن شہزاد راجہ اور حقوقِ ملکیتِ دانش میں شہریار، افضال احمد اور آسیہ عارف خصوصی اعزازات کے مستحق ٹھہرے۔ اقدس ہاشمی کو افتتاحی و اختتامی اجلاسوں میں نعتِ مبارکہ پیش کرنے پت کتب پیش کی گئیں۔

آخر میں مہمانِ خصوصی پروفیسر فتح محمد ملک نے اپنے خطاب میں قیام پاکستان کے لیے قائداعظم کی قیادت میں مسلمانانِ ہند کی تحریکِ آزادی کی کاوشوں کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان جمہوری تحریک کے ذریعے معرضِ وجود میں آیا جس میں نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پروفیسر فتح محمد ملک نے کہا کہ پاکستان جن اصولوں اور نظریہ کے تحت وجود میں آیا اب ہمیں ان اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، پروفیسر فتح محمد ملک، جناب سلطان ناصر تربیتی نشستوں (ورکشاپس) میں شرکت کرنے والے نوجوانوں کو اسناد دے رہے ہیں

مَری میں نسلِ نَو کی محفلِ شعروادب:

سہ روزہ نسلِ نَو میلے کے تیسرے دن کی سرگرمیاں مَری کے پُرفضا مقام پر ترتیب دی گئیں۔ ملک کے کئی حصوں سے آئے ہوئے تقریباً ڈیڑھ سو نوجوان علی الصبح اکادمی ادبیات کے صدر دفتر سے مَری کے لیے روانہ ہوئے جہاں اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور مَری آرٹس کونسل کے تعاون سے نسلِ نو کے لیے محفلِ شعر و ادب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظمِ اعلیٰ اکادمی ادبیات سلطان ناصر سمیت اکادمی کے کئی افسران نے نسلِ نو کے اراکین کے ساتھ مری کا سفر کیا۔ مری ایکسپریس وے پر ٹریفک پولیس کی طرف سے نوجوان مہمانوں کے لیے خصوصی سکواڈ کا اہتمام تھا اور ایف ایم چینل پر بھی ان کے لیے خصوصی پیغامات نشر کیے گئے۔

مَری آرٹس کونسل پہنچنے پر ڈپٹی ڈائریکٹر محترمہ انعم خالد اور ان کی ٹیم نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مری آرٹس کونسل کے آڈیٹوریم میں نوجوانوں کے لیے محفلِ شعر و ادب منعقد ہُوئی جس میں کہنہ مشق شعرا و ادبا نے نوجوانوں کے نثر پارے اور منظومات پر دادِ تحسین پیش کی۔ اِس محفل کی صدارت جناب حسن عباس رضا نے کی، مہمانانِ خصوصی میں جناب وفا چشتی، جناب عرفان احمد عرفی، اور جناب محبوب ظفر شامل تھے۔ نظامت کے فرائض جناب رحمان حفیظ نے سرانجام دیے۔ مَری آرٹس کونسل کی ڈپٹی ڈائریکٹر محترمہ انعم خالد نے ابتدائی کلمات پیش کیے۔ اُنھوں نے اکادمی ادبیات کی سربراہ اور اُن کی ٹیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی اور آرٹس کونسل کا یہ اشتراک نہایت خوش آئند ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ ملک بھر سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کا پنجاب آرٹس کونسل کے پلیٹ فارم پر آنا ایک یادگار موقع ہے۔

نوجوان تخلیق کاروں کی نثری و شعری تخلیقات کی بزرگ ادیبوں نے خوب حوصلہ افزائی کی۔ یہ تخلیقات مختلف اصنافِ سخن سے تھیں۔ اردو تنقید میں آمنہ بتول نے اپنا نثر پارہ پیش کیا۔ ترجمہ نگاری میں ڈاکٹر مریم زہرا اور آسیہ عارف نے تخلیقات پیش کیں۔ انگریزی اور اُردو میں افسانوی ادب کے نثر پارے ملائکہ رفیق، نائلہ نور، سعدیہ کلثوم، حمزہ افتخار، احسان احمد سیال، سیدہ ہما، بلال یوسف زئی، محمد عمیر اور عفیفہ داوَد نے پیش کیے۔ نظمیں اور غزلیں جن نوجوانوں نے پیش کیں ان میں عائلہ اکرام، حسن شاہزادہ راجہ، مدثر عباس خان، زاہد خان، رضوان عالم، مہر علی، سیف علی، انس رحمان، عبداللہ منیر، فخر کفایت، اقدس ہاشمی، قاسم مہر، رمشا فاروق، ملک محمد حسن، تہذیب الحسن، سید رحمان شاہ، انس الیاس، شہباز سرور، کفایت حسین شاہ، احسن رضا اور علی رضا شامل تھے۔ آخر میں مہمانانِ خاص اور صدرِ محفل نے بھی اپنا کلام سُنایا۔ اکادمی ادبیات کے ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے آخر میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اُنھوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مری آرٹس کونسل کے اشتراک کے لیے خصوصی ممنونیت کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی ادبیات اور آرٹس کونسل کا فنونِ لطیفہ بالخصوص ادب کی ترویج کے لیے یہ اشتراک جاری رکھا جائے گا۔ آخر میں ڈپٹی ڈائریکٹر مری آرٹس کونسل نے نوجوانوں کو تصاویر اور پینٹنگ کی گیلری کا دَورہ کرایا۔

محفل شعروادب کے سٹیج کا منظر

محفل شعروادب کے صدر جناب حسن عباس رضا، مہمانان خصوصی جناب محبوب ظفر، جناب وفا چشتی، جناب عرفان احمد عرفی
رحمان حفیظ، جناب سلطان ناصر ڈائریکٹر جنرل اکادمی اور محترمہ انعم خالد ڈپٹی ڈائریکٹر مری آرٹس کونسل

محفل شعروادب میں نوجوان اپنی اپنی تخلیقات پیش کر رہے ہیں

محفل شعروادب میں شریک نوجوان

بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ کیمپ کا دَورہ:

صدرنشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی قیادت میں نوجوان اہلِ قلم کا قافلہ 16 اگست 2024ء کی سہ پہر گھوڑا گلی مَری میں پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے گرمائی تربیتی خیموں میں پہنچا۔ پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے صوبائی سیکریٹری جناب طارق قریشی نے اکادمی ادبیات کی چیئرپرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سُلطان ناصر کا ستقبال کیا اور انھیں سکاؤٹ نیک سکارف پہنائے۔ انھوں نے ملک بھر سے آئے ہُوئے نسل نَو کے نمائندگان کا بھی خیر مقدم کیا۔ نوجوان بوائے سکاؤٹس نے مہمانوں کے اعزاز میں مخصوص سکاؤٹس گارڈ آف آنر پیش کیا۔ جناب طارق قریشی نے تمام مہمانوں کو سکاؤٹ خیموں (کیمپس) کا دَورہ کرایا۔ اِس کے بعد گھوڑا گلی کے سکاؤٹس آڈیٹوریم میں ایک پُروقار تقریب ہُوئی جس میں تقریباً نَو سو بوائے سکاؤٹس اور نسل نَو میلے کے شرکا نے شرکت کی۔ جناب طارق قریشی نے سکاؤٹس تحریک کا پس منظر اور غرض و غایت بیان کی۔ انھوں نے راشد منہاس شہید (نشانِ حیدر) سمیت متعدد اہم شخصیات کا تذکرہ کیا جو اپنے لڑکپن میں بوائے سکاؤٹ رہے۔ انھوں نے کہا کہ بوائے سکاؤٹ کیمپ سے تربیت لینے والے لوگوں نے ملک وقوم کے لیے بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں اور وہ کبھی منفی سرگرمیوں کا حصہ نہیں بنتے۔ انھوں نے اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سُلطان ناصر کا بھی ذکر کیا جنھوں نے 1995ء میں اِسی مقام پر تربیت حاصل کی تھی۔ آخر میں صدرنشین اکادمی ادبیات نے بوائے سکاؤٹس سے خطاب کیا اور کہا کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو ملک بھر کے تمام نوجوان طلبہ وطالبات کے لیے بوائے سکاؤٹ اور گرل گائیڈ کی تربیت لازم قرار دے دی جائے۔ انھوں نے کہا کہ یہ تربیتی خیمے انسان سازی میں نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انھوں نے اکادمی ادبیات کا تعارف کرایا اور سکاؤٹس کو دعوت دی کہ وہ اکادمی کا دَورہ کریں۔ آخر میں جناب طارق قریشی نے صدرنشین اور ناظمِ اعلیٰ کو شیلڈز پیش کیں۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف کا پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے گرمائی تربیتی خیموں کا دورہ

بعد ازاں نوجوان لڑکے اسلام آباد واپس روانہ ہو گئے جبکہ لڑکیوں نے صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کی قیادت میں پاکستان گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کے کیمپ کا دَورہ کیا۔ پنجاب کے مختلف شہروں سے آئی ہوئی گرل گائیڈز نے میڈم طاہرہ اور دیگر گائیڈ ٹرینرز کی قیادت میں اکادمی ادبیات کے قافلے کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ انھوں نے گرل گائیڈ کے اغراض ومقاصد اور تنظیم کے عالمی پرچم کی وضاحت کی۔ گائیڈ سکارف میں دوستی کی گرہ (Friendship Knot) لگانا سکھایا اور نوجوان شاعرات اور ادیبوں کے ساتھ مل کر دوستانہ کھیل کھیلے۔ صدرنشین اکادمی ادبیات نے بتایا کہ وہ خود بھی 1975ء میں گرل گائیڈ کے طور پر اِسی ٹریننگ کیمپ میں تربیت حاصل کر چکی ہیں۔

گرل گائیڈ کیمپ کے دورے کے بعد نوجوان اہل قلم خواتین نے تصویر کشی کی اور گرد و پیش کے مسحور کن مناظر کی یاد دل میں لیے اسلام آباد کی طرف رخت سفر باندھا۔ واپس جانے کے بعد بھی یہ نوجوان اہل قلم پیغامات کے ذریعے دلی مسرت اور تشکر کا اظہار کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے نسل نَو کی طرف سے پیغاماتِ تہنیت و تشکر موصول ہو رہے ہیں۔

پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے صوبائی سیکریٹری جناب طارق قریشی، ڈاکٹر نجیبہ عارف کی قیادت میں نوجوانوں کو بوائے سکاؤٹس کیمپ کے مختلف خیموں کا دورہ کرا رہے ہیں

پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن مری کے ہال میں منعقدہ تقریب سے ڈاکٹر نجیبہ عارف اور جناب طارق قریشی خطاب کر رہے ہیں، سکاؤٹس کے علاوہ نوجوانوں کی بڑی تعداد تقریب میں شریک ہے

نسل نو ادبی میلے میں شریک خواتین گرل گائیڈ کیمپ گھوڑا گلی میں کمیپ کمانڈر میڈم طاہرہ اور گرل گائیڈز کے ہمراہ

پنجاب بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے دورے کے موقع پر گروپ فوٹو

چترال کے اہلِ قلم سے صدرنشیں اکادمی کا مکالمہ اور تقریب بعنوان ''کھوار ادب: عہد بہ عہد''

چترال (02 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے چترال میں انجمن ترقی کھوار کے اراکین اور کھوار زبان کے ادبیوں اور شاعروں سے ملاقات کی جس میں کھوار زبان سے وابستہ بزرگ شعرا و ادبا بھی تھے اور نسلِ نو کے اہلِ قلم بھی۔ انجمن ترقی کھوار کی جانب سے منعقد کی گئی مکالماتی نشست بعنوان "کھوار ادب : عہد بہ عہد" دریائے چترال کے کنارے منعقد ہوئی۔ بزرگ ادیب، محقق اور شاعر پروفیسر اسرار الدین نے صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کا استقبال کیا اور مہمانوں کو گل دستے پیش کیے۔ انجمن ترقی کھوار کے صدر شہزادہ تنویر الملک نے اکادمی ادبیات اور انجمن ترقی کھوار کے اشتراک سے شایع ہونے والی کھوار کتابوں پر گفتگو کی۔ اکادمی ادبیات کے بورڈ آف گورنرز کے سابق رکن ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی نے چترال کے ادیبوں کا تعارف کرایا اور ڈاکٹر نجیبہ عارف کی ادبی و علمی خدمات کا ذکر کیا۔ پرفیسر ممتاز حسین، اقبال الدین اسحر، محمد عرفان، عنایت اللہ اسیر، پروفیسر شفیق احمد، جناح الدین پروانہ، افضل اللہ افضل، اور دیگر اہلِ قلم نے کھوار ادب کی تاریخ اور موجودہ صورتِ حال پر اظہارِ خیال کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کے دورۂ چترال کے موقع پر انجمن ترقی کھوار کے اراکین اور کھوار زبان کے ادبیوں اور شاعروں سے ملاقات

صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے چترال کے اہلِ قلم کی ادبی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ اکادمی نے جس طرح 1985 سے اب تک چترال کے دانشوروں کی آرا سے استفادہ کر کے کھوار ادب کے لیے کاوشیں کی ہیں، آئندہ بھی یہ کاوشیں جاری رہیں گی اور ان میں اضافے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انھوں نے سہ ماہی ادبیات کے آن لائن ایڈیشن میں کھوار ادب کے لیے مخصوص گوشہ ادب کا ذکر کیا۔ انھوں نے اہلِ قلم کو دعوت دی کہ اکادمی کے ادبی میوزیم کے لیے مخطوطات اور سمعی و بصری مواد فراہم کر کے کھوار ادب کو پاکستانی ادبیات کے اس نادر ذخیرے میں زیادہ سے زیادہ جگہ دیں۔ صدرنشیں اکادمی نے اس امر پر نہایت مسرت کا اظہار کیا کہ چترال میں رہنے والے اہل قلم اپنی دھرتی سے گہری جُڑت رکھتے ہیں اور تخلیق و تحقیق اور ترجمے میں بیش بہا خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی ادبیات ہر ممکن کوشش کرے گی کہ چترال کے اہل قلم کی نگارشات کو شایان شان طریقے سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا جا سکے انھوں نے مزید کہا کہ چترال کی سرزمین نہ صرف ثقافتی لحاظ سے ثروت مند ہے بلکہ ادبی نقطہ نظر سے بھی نہایت زرخیز ہے۔ غیر رسمی گفتگو میں انھوں نے یہ بھی کہا کہ کاش وہ چترال میں بولی جانے والی زبانیں سمجھ سکتیں اور یہاں کے شعرا کے کلام سے بِلاواسطہ محظوظ ہو سکتیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کے دورۂ چترال کے موقع پر کھوار زبان کے ادبیوں اور شاعروں سے ملاقات

چترال کے ادیبوں اور شاعروں نے صدرنشین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اسلام آباد سے طویل سفر کی دشواریاں برداشت کر کے چترال کے اہلِ قلم سے مکالمہ کرنے یہاں آئیں۔ انھوں نے اکادمی کے تحت حال ہی میں نشر کی جانے والی چترال کی معدوم ہوتی زبانوں "یدغا" اور "گوارباتی" پر ڈاکومنٹریز کے لیے بھی خراجِ تحسین پیش کیا۔ چترال کے اہل قلم نے اپنی کتب صدرنشیں کو پیش کیں اور صدرنشیں صاحبہ نے اکادمی کی کتب، مجلّے اور تعارف نامے چترال کے بزرگ ادیبوں کو پیش کیے۔

بعد ازاں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے چترال کے 400 سال پرانے شاہی قلعے کا بھی دورہ کیا جہاں انجمن ترقی کھوار کے صدر شہزادہ تنویر الملک نے بریفنگ دی۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی ''گوارباتی'' اور ''یدغا'' زبانوں پر ڈاکومینٹریز

اسلام آباد (20 جولائی 2024):

ڈاکومنٹریز : ''گوارباتی'' اور ''یدغا''

پیش کش : اکادمی ادبیاتِ پاکستان

پاکستان کا غیر مرئی ثقافتی ورثہ ہماری پہچان ہے جس کا تحفظ ہماری اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ زبانیں نہ صرف ان ثقافتی ذخیروں کو اپنے دامن میں سمیٹے رکھتی ہیں بلکہ ان کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کی ذمہ داری بھی نبھاتی ہیں۔ پاکستان میں اِس وقت کئی زبانیں معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان اِن زبانوں کو معدومیت سے بچانے اور ان کے ذخیرے کو محفوظ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ زیر نظر ڈاکومینٹریز اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔

یہ ڈاکومنٹریز جو تقریباً پون گھنٹے کی ہیں جو اکادمی کے یوٹیوب چینل پر نشر کر دی گئیں ہیں۔ براہِ کرم اسے سبسکرائیب کیجیے۔

https://www.youtube.com/watch?v=6oHZmYRLjLs

https://www.youtube.com/watch?v=Osy4CKdsQ5M

چترال: دوروزہ قومی کانفرنس برائے ادب، ثقافت، اور ماحولیات بعنوان ''دھرتی کی پکار: ماحولیاتی تبدیلی کے دَور میں ادب وثقافت''

چترال (02 جولائی 2024): خوشحال خان خٹک یونیورسٹی (کرک) اور یونیورسٹی آف چترال کے اشتراک سے چترال میں دوروزہ قومی کانفرنس برائے ادب، ثقافت، اور ماحولیات بعنوان ''دھرتی کی پکار ماحولیاتی تبدیلی کے دَور میں ادب وثقافت'' منعقد ہُوئی۔ کانفرنس کے لیے دیگر اداروں کے ساتھ ساتھ اکادمی ادبیات پاکستان کا تعاون بھی شامل تھا۔ اکادمی ادبیات کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خصوصی طور پر اِس کانفرنس میں شرکت کی۔

خوشحال خان خٹک یونیورسٹی (کرک) اور یونیورسٹی آف چترال کے اشتراک سے چترال میں دوروزہ قومی کانفرنس برائے ادب، ثقافت، اور ماحولیات بعنوان ''دھرتی کی پکار ماحولیاتی تبدیلی کے دَور میں ادب وثقافت'' کے اسٹیج کا منظر

کانفرنس کے روحِ رواں ڈاکٹر سید حنیف رسول کاکاخیل تھے۔ صدارت پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام خالص نے کی جب کہ ڈاکٹر خالد خان اور ڈاکٹر اسامہ صدیقی کے فکر انگیز کلیدی خطبات پیش کیے۔ یونیورسٹی آف چترال کے ڈاکٹر کفایت اللہ نے مقررین اور شرکا کو خوش آمدید کہا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر سید حنیف رسول کاکاخیل نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور متوقع نتائج پر گفتگو کی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد نصیر الدین، وائس چانسلر خوشحال خان خٹک یونیورسٹی، کرک نے کانفرنس کے موضوع اور اہمیت پر اظہارِ خیال کیا۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی ادبیات پاکستان نے اپنی خطاب میں کہا کہ ادب، ثقافت اور ماحول ایک تکون کی تین جہتیں ہیں۔ ماحول ثقافت کا محل وقوع ہے کیوں کہ ثقافت ہمیشہ تاریخ کے ساتھ ساتھ جغرافیے سے بھی بندھی ہوتی ہے۔ دوسری طرف ادب وہ آئینہ ہے جس میں ثقافت اپنی بہترین صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ یوں یہ تینوں جہتیں مل کر زندگی کی ایک ارتقائی صورت تشکیل دیتی ہیں۔ اقبال نے اپنی ایک نظم میں ماحول ادب اور ثقافت کے اس باہمی رشتے کو کس جامعیت سے بیان کر دیا ہے:

تو شب آفریدی، چراغ آفریدم
سفال آفریدی، ایاغ آفریدم
بیابان و کہسار و راغ آفریدی
خیابان و گلزار و باغ آفریدم

صدرنشین اکادمی ادبیات نے کانفرنس کے منتظمین کو داد وتحسین پیش کی جنھوں نے ان تینوں پہلوؤں کو یکجا کر کے ان پر غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ماحولیاتی توازن کی بقا بلاشبہ ہم سب کا اہم مسئلہ ہے جو ہماری زندگیوں سے براہ راست جڑا ہوا ہے لیکن ہمیں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ مسئلہ پیدا کس نے کیا ہے۔ دراصل دنیا اس وقت جس بحران کا شکار ہے اس کی بنیادی وجہ ہوسِ زر اور قدرتی وسائل پر قبضے کی بے لگام خواہش ہے۔ طاقت ور اقوام کرۂ ارض کے قدرتی وسائل کو اپنے قبضے میں رکھنے کے لیے دنیا بھر کے امن ہی کو نہیں بلکہ اس زمینی کُرّے کے ماحول کو بھی تباہ و برباد کرنے پر تُلی ہوئی ہیں اور دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اس سفّاکی کے اچھے اچھے نام بھی رکھ چھوڑے ہیں اور اس پر ستم یہ کہ گناہ گار بھی ہم جیسے مظلوموں کو ہی ٹھہرایا جا رہا ہے۔ ہم نے مانا کہ ہم پس ماندہ ہیں، جاہل ہیں، نیلی نیلی جھیلوں میں رنگ برنگے شاپر پھینک دیتے ہیں، جگہ جگہ تھوکتے ہیں، دُھول اڑاتی سڑکوں پر بے فکری سے گھومتے ہیں۔ مگر کوئی یہ تو بتائے کہ ہمیں جاہل اور پس ماندہ رکھنے کا ذمے دار کون ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارا تعلیم کا بجٹ ہماری ضرورت سے کہیں کم رہ جاتا ہے؟ کیوں ہمارا سیاسی نظام مستقل لرزہ براندام رہتا ہے؟ کیوں ہمارے درمیان، کبھی لسانی تو کبھی مذہبی، نسلی، صوبائی یا علاقائی تعصّبات کی چنگاریاں سلگائی جاتی ہیں؟ صرف ہمیں پر کیا موقوف ہے، ہر وہ خطہ جو قدرتی وسائل سے مالا مال ہے، کیوں مسلسل بدامنی، عدم استحکام اور جبر کا شکار ہے؟

ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ ان سوالوں کا جواب ڈھونڈتے ہوئے یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ عالم فطرت ہمارا ماحول ہی نہیں ہمارا مسکن اور وطن بھی ہے۔ اگر ہم تسخیرِ فطرت کی غیر معتدل خواہش میں فطرت سے جنگ پر آمادہ ہوں گے تو فطرت بھی ہم سے انتقام لے گی۔ ہمیں فطرت کو غلام بنانے کے بجائے فطرت سے ہم آہنگ ہو کر جینے کی روش سیکھنا ہوگی۔ بابا فرید نے کہا تھا!

فریدا خاک نہ نندیے، خا کو جیڈا نہ کوئے
جیوندیاں پیراں ہیٹھ تے موئیاں اتے ہوئے

اور حسن منظر نے لکھا ہے کہ کسی بھی انسانی آبادی کی زمین کی اوپر والی تہہ اس علاقے کے مکینوں کے جسموں کی مٹی سے بنی ہوتی ہے۔ اسی لیے اپنے علاقوں کی مٹی ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہے اور اسی لیے مٹی سے جڑ کے جینا ہمیشہ باعث تسکین ہوتا ہے۔ مٹی سے رشتہ نبھانا بھی ماحول کے بقا کے لیے ضروری ہے۔

خوشحال خان خٹک یونیورسٹی (کرک) اور یونیورسٹی آف چترال کے اشتراک سے چترال میں دوروزہ قومی کانفرنس برائے ادب، ثقافت، اور ماحولیات بعنوان ''دھرتی کی پکار ماحولیاتی تبدیلی کے دَور میں ادب وثقافت'' کے شرکا

کانفرنس میں ملک بھر کے کئی تعلیمی اداروں سے مقررین اور شرکا کو متوجہ کیا، جن میں خوشحال خان خٹک یونیورسٹی، کرک، یونیورسٹی آف چترال، سی ای سی او ایس یونیورسٹی، پشاور، یونیورسٹی آف پشاور، ایڈورڈز کالج، اسلامیہ کالج، پشاور، ایس بی بی ڈبلیو یو، پشاور، گومل یونیورسٹی، ڈی آئی خان، قرطبہ یونیورسٹی، پشاور، نمل، اسلام آباد، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، راولپنڈی ویمن یونیورسٹی، راولپنڈی، ایف سی کالج یونیورسٹی، لاہور، یونیورسٹی آف لاہور، سر سید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کراچی، وغیرہ شامل تھے۔ کانفرنس نے ادب، ثقافت، اور آب وہوا کی تبدیلی کے اہم موضوعات پر مکالمے کو فروغ دیا۔

چترال میں دوروزہ قومی کانفرنس میں صدرنشین اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف خطاب کر رہی ہیں

چترال: ''یدغا''اور''گوار باتی''پر اکادمی ادبیات پاکستان کی تیار کردہ دو ڈاکومنٹریز کی تقریبِ رونمائی

چترال(03 جولائی 2024): چترال یونیورسٹی میں معدومیت کے خطرے سے دوچار دو زبانوں "یدغا" اور "گوار باتی" پر اکادمی ادبیات پاکستان کی تیار کردہ دو ڈاکومنٹریز کی تقریبِ رونمائی کی گئی۔ تقریب میں صدرنشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے شرکا کو پاکستان کے ثقافتی ورثے کے تحفظ کے حوالے سے اپنی اپنی سطح پر ہر ممکن کوشش کرنے کا کہا۔ اُنھوں نے کہا کہ زبان نہ صرف کسی تہذیب کی آئینہ دار ہوتی ہیں بلکہ تہذیبی وثقافتی ورثے کو نسل در نسل منتقل کرنے کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ چناں چہ کسی زبان کی موت کو ایک عظیم ثقافتی المیہ سمجھنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ

چترال یونیورسٹی میں معدومیت کے خطرے سے دوچار دو زبانوں "یدغا" اور "گوار باتی" پر اکادمی ادبیات پاکستان کی تیار کردہ دو ڈاکومنٹریز کی تقریبِ رونمائی میں صدرنشیں اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، خطاب کر رہی ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی ''گوار باتی'' زبان کے حوالے سے تیار کردہ دو ڈاکومنٹری کی تصویری جھلک

اکادمی ادبیات پاکستان کی تیار کردہ دو ڈاکومنٹریز کی تقریبِ رونمائی کے شرکا

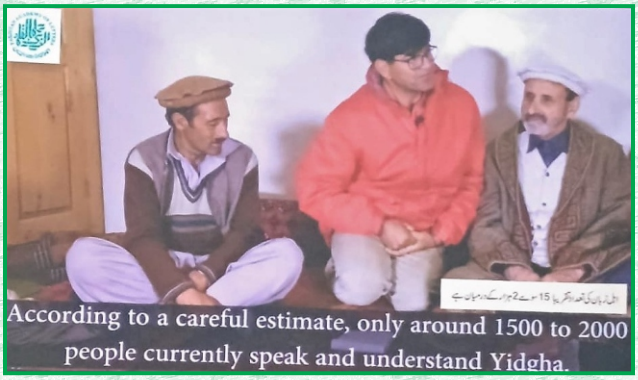

اکادمی ادبیات پاکستان کی ''یدغا'' زبان کے حوالے سے تیار کردہ دو ڈاکومنٹری کی تصویری جھلک

پاکستان کی ادبی ولسانی ثروت مندی کا تحفظ اور قومی وبینُ الاقوامی سطح پر اس کی ترویج اکادمی ادبیات پاکستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ خصوصاً پاکستان کی وہ زبانیں جو معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں، ان کے تحفظ کے لیے اکادمی سرگرمِ عمل ہے۔ اِس تقریب میں یونیورسٹی آف چترال، خوشحال خان خٹک یونیورسٹی سمیت پاکستان بھر کی کئی جامعات کے اساتذہ وطلبہ نے شرکت کی اور اکادمی کی اِس کارش کو سراہا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی پیش کردہ اِن دونوں ڈاکومنٹریز کے ہدایت کار شاہنواز ہیں، نیز تحریر اور آواز بھی انھی کی ہے۔ تحقیق ڈاکٹر اسماعیل گوہر کی ہے، ایگزیکٹیو پروڈیوسر اختر رضا سلیمی ہیں، تدوین عثمان عالم نے کی، عکاسی محمد عادل کی جبکہ انگریزی ترجمہ مریم شاہد کا ہے۔ شارٹ ڈاکومنٹریز تقریباً دس دس منٹ کی ہیں جبکہ قدرے تفصیلی ڈاکومنٹریز کم وبیش ایک ایک گھنٹے کی ہیں۔

یہ ڈاکومنٹریز اکادمی کے یوٹیوب چینل پر نشر کر دی گئیں ہیں۔

چترال: معدومیت کے خطرے سے دوچار زبانوں کے تحفظ کے لیے کاوشیں اور مکالمے

چترال(03 جولائی 2024): پاکستان کی وہ زبانیں جو معدومیت کے خطرے سے دوچار ہیں، اُن کا تحفظ، احیا اور اُن کے ادبی ورثے کی حفاظت اکادمی ادبیات پاکستان کی ترجیحات میں شامل ہے۔ چترال کے پہاڑوں میں بولی جانے والی زبان "یدغا" بھی معدومیت کے خطرے سے دوچار ہے جسے بچانے کے لیے اکادمی ادبیات پاکستان سرگرمِ عمل ہے۔ اِسی سلسلے میں صدرنشیں اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے چترال کے دُور اُفتادہ مقام گرم چشمہ کا دَورہ کیا۔ وہاں انھوں نے یدغا زبان کے شاعر اور محقق علاؤالدین حیدری سے ملاقات کی جس میں یدغا زبان کے تحفظ اور اسے دوچار خطرات کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ حیدری صاحب نے یدغا زبان کے تحفظ کے لیے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں بتایا۔

چترال کے دُور اُفتادہ مقام گرم چشمہ کے دورہ کے موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشیں اکادمی کی یدغا زبان کے شاعر اور محقق علاؤالدین حیدری سے ملاقات

صدرنشیں صاحبہ نے چند مقامی گھرانوں کا دورہ کر کے ان سے بات چیت کی جو اصلاً یدغا بولنے والے تھے مگر اب یہ زبان بھول چکے تھے۔ صدرنشیں صاحبہ نے دیکھا کہ چالیس برس سے اوپر کی عمر کے جو لوگ ابھی یدغا بول سکتے ہیں، وہ گرم چشمہ سے دو ڈھائی گھنٹے کی مسافت پر رہتے ہیں۔ یہ مقامات اتنی دور ہیں کہ یہاں دیگر زبانوں کے اثرات پہنچنے میں وقت لگتا ہے لیکن اس کے باوجود نوجوانوں کے کھوار بولنے والی لڑکیوں سے شادی کے باعث یدغا زبان نئی نسل کو منتقل نہیں ہو پا رہی۔

صدرنشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے امیر ناصر خسرو کی خانقاہ پر بھی حاضری دی جنھوں نے اس علاقے میں نہ صرف اسلام پھیلایا بلکہ یدغا زبان بھی انھی کے ساتھ یہاں پہنچی۔ صدرنشیں اکادمی ادبیات نے یہاں کے لوگوں کو یدغا زبان اور اِس کے ثقافتی و ادبی ورثے کی حفاظت کے لیے خاص طور پر قائل کرنے کی سعی کی۔ اُنھوں نے حال ہی میں اکادمی کی جانب سے نشر ہونے والی "یدغا" زبان پر بنائی گئی ڈاکومنٹری سے بھی آگاہ کیا۔

اکادمی کے افسران اور اسٹاف کی ترقیاں

اسلام آباد (30 ستمبر 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے افسران کی گریڈ 18 سے گریڈ 19 اور گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں ترقیاں کر دی گئیں۔ صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ترقی پانے والے افسران کو اپنے دفتر میں مدعو کر کے نوٹیفکیشن عطا کیے۔ ترقی پانے والے افسران نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ سلطان ناصر نے ترقی پانے والے افسران کو پیشہ ورانہ زندگی کے اس اہم سنگ میل پر مبارکباد پیش کی اور امید ظاہر کی کہ اب وہ پہلے سے بھی بڑھ کر علم و ادب کی ترویج میں منہمک ہوں گے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کا ترقی پانے والے افسران جناب محمد عاصم بٹ، جناب نصیر الدین آذر سعید، جناب میر نواز سولنگی اور جناب اختر رضا سلیمی کے ساتھ گروپ فوٹو

جناب محمد عاصم بٹ — جناب نصیر الدین آذر سعید — جناب میر نواز سولنگی — جناب اختر رضا سلیمی

تفصیلات کے مطابق جناب محمد عاصم بٹ جو اکادمی ادبیات میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر (گریڈ 18) فرائض سرانجام دے رہے تھے، اب 19 ویں گریڈ میں ترقی پا کر ڈائریکٹر/ چیف ایڈیٹر کے منصب پر فائز ہو گئے ہیں، جناب نصیر الدین آذر سعید جو اکادمی میں بطور لائبریرین (گریڈ 17) خدمات انجام دے رہے تھے اب ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈیمک (گریڈ 18) ہو گئے ہیں، جناب میر نواز سولنگی جو بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر (گریڈ 17) خدمات انجام دے رہے تھے اب ڈپٹی ڈائریکٹر ایوارڈز اینڈ پروگرامز (گریڈ 18) کے طور پر ترقی پا گئے ہیں اور جناب اختر رضا سلیمی جو بطور ایڈیٹر اُردو (گریڈ 17) خدمات سرانجام دے رہے تھے ترقی پا کر ڈپٹی ڈائریکٹر تحقیق و ترجمہ (گریڈ 18) تعینات ہو گئے ہیں۔

ترقی پانے والے افسران کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

جناب محمد عاصم بٹ 9 دسمبر 1966 کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ 2006 میں اکادمی ادبیات سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر منسلک ہوئے۔ آپ کچھ عرصہ مجلّہ "ادبیات" کے مدیر بھی رہے۔ بعد ازاں اکادمی کے ریجنل ڈائریکٹر پنجاب کے طور پر بھی خدمات سر انجام دیں۔ جناب محمد عاصم بٹ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے فلسفے میں ایم اے کر رکھا ہے۔ ان کے چار ناول، دو افسانوی مجموعے، اور ایک درجن سے زائد متفرق کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں عالمی ادب کے اردو تراجم خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ انھیں متعدد ایوارڈز سے نوازا جا چکا ہے جن میں یو بی ایل ایوارڈ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ نے اب بطور ڈائریکٹر/ چیف ایڈیٹر اکادمی ادبیات میں ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

جناب نصیر الدین آذر سعید 7 دسمبر 1964 کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے لائبریری سائنس اور اردو میں ایم اے کر رکھا ہے۔ 1987 میں اکادمی ادبیات پاکستان سے منسلک ہوئے۔ آپ احمد فراز لائبریری کے لائبریرین ہونے کے ساتھ ساتھ شعبہ پروگرامز اور مختلف پراجیکٹس میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جناب نصیر الدین آذر سعید پشاور کے معروف ادبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم تاج سعید اور والدہ مرحومہ زیتون بانو دونوں اردو اور پشتو زبان کے نمائندہ ادیب تھے۔ آپ نے اب بطور ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈیمک اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

جناب میر نواز سولنگی یکم اکتوبر 1969 کو دادو (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ 2006ء سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس سے قبل بھی طویل عرصہ سے اکادمی ادبیات سے وابستہ تھے۔ آپ اکادمی کی اہم اور حساس ذمہ داریوں بالخصوص ایوارڈز، سرکولیشن، اور قومی سطح کے پروگرامز کے انعقاد سے عہدہ برآ ہو رہے تھے۔ آپ نے ایم اے اردو کر رکھا ہے۔ آپ نے اب بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ایوارڈز اینڈ سرکولیشن اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

جناب اختر رضا سلیمی 16 جون 1974 کو ہری پور میں پیدا ہوئے۔ آپ 2006 میں اکادمی ادبیات پاکستان سے وابستہ ہوئے اور طویل عرصے تک اکادمی کے مجلّے "ادبیات" کی ادارت کے اہم منصب پر فائز رہے۔ جناب اختر رضا سلیمی نے اردو میں ایم اے کیا ہے۔ آپ معروف ناول نگار اور شاعر ہیں۔ آپ کے تین شعری مجموعے، تین ناول اور کئی متفرق کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ آپ کا ناول "جندر" کئی جامعات میں بطور نصاب شامل ہے۔ آپ کو ادبی خدمات کے اعتراف میں کئی ایوارڈز بشمول یو بی ایل ایوارڈ اور اباسین ایوارڈ پیش کیے جا چکے ہیں۔ آپ نے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر تحقیق و ترجمہ اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

اسلام آباد (11 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان میں بطور اسسٹنٹ خدمات سرانجام دینے والے جناب غفران احمد اور جناب اقبال دھراج محکمانہ ترقی حاصل کر کے سپرانٹنڈنٹ ہو گئے جب کہ بطور سٹینو ٹائپسٹ خدمات سرانجام دینے والے جناب میاں محمد اعجاز اور جناب محمد علی خٹک محکمانہ ترقی حاصل کر کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکریٹری ہو گئے۔ صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے اکادمی کے اگلے درجے میں ترقی پانے پر صدر دفتر میں تعینات ہمکاروں کو خصوصی طور پر مدعو کر کے پرموشن نوٹیفکیشن عطا کیے۔ انھوں نے ترقی پانے والے چاروں رفقائے کار کو مبارکباد پیش کی اور ترقی پانے کے بعد نئے ولولے کے ساتھ اکادمی کے لیے کام کرنے کی نصیحت کی۔ صدر نشین نے کہا کہ ہیومن ریسورس مینجمنٹ کے بنیادی اصولوں میں یہ امر شامل ہے کہ کارکنان کو ترقی کے مناسب مواقع فراہم کیے جائیں۔ اُنھوں نے کہا کہ قواعد و ضوابط کے تحت ترقیاں دینا اُن کی ترجیحات میں شامل ہے۔ چند ماہ قبل اکادمی میں ایل ڈی سی سے یو ڈی سی کی ترقیاں ہُوئیں اور اب اسسٹنٹ اور سٹینو کو بالترتیب بطور سپرانٹنڈنٹ اور اے پی ایس ترقیاں ہُوئیں۔ اُنھوں نے کہا کہ ان شاءاللہ مزید ترقیوں کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ترقی پانے والے سٹاف ممبران نے صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر کی خصوصی کاوشوں کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ مزید محنت اور جذبے کے ساتھ اکادمی میں علم و ادب کے فروغ اور اہلِ قلم کی فلاح کے لیے کام کریں گے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ناظم اعلیٰ جناب سلطان ناصر نے اگلے درجے میں ترقی پانے پر صدر دفتر میں تعینات ہمکاروں جناب غفران احمد اور جناب محمد علی خٹک کو پروموشن کے نوٹیفکیشن عطا کیے

جناب غفران احمد — جناب اقبال دھراج — جناب میاں محمد اعجاز — جناب محمد علی خٹک

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے سبکدوش ہونے والے رفقائے کار کے اعزاز میں پُروقار تقریب

اکادمی ادبیاتِ پاکستان سے مدتِ ملازمت کامیابی کے ساتھ مکمل کر کے سبکدوش (ریٹائر) ہونے والے رفقائے کار کے اعزاز میں پُروقار تقریب کے اسٹیج کا منظر

اسلام آباد (2 ستمبر 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان سے مدتِ ملازمت کامیابی کے ساتھ مکمل کر کے سبکدوش (ریٹائر) ہونے والے رفقائے کار کے اعزاز میں ایک سادہ مگر پُروقار تقریب کا اہتمام اُن کے ہم کاروں کی جانب سے کیا گیا۔ ریٹائر ہونے والے احباب میں جناب ملک مہر علی (افسرِ انتظامیہ)، جناب محمد اصغر، جناب قاری خلیل احمد، جناب غلام یٰسین، جناب ظفر محمود اور جناب بوٹا مسیح شامل تھے۔

اس موقع پر صدر نشیں اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بہترین اور بیشتر وقت اکادمی کو دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی کے صدر نشیں کی مثال تو صرف چہرے کی سی ہے مگر ایک مکمل صحت مند وجود وہ ہوتا ہے جس کے تمام اعضا اپنا اپنا کام درست طرح سے کریں۔ انھوں نے رہٹائر ہونے والے رفقائے کار کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے ہی اپنا اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دے کر اکادمی کی ترقی اور اس کو شناخت دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ صدر نشیں اور ڈائریکٹر جنرل تو آتے جاتے رہتے ہیں لیکن آپ نے مستقل بنیادوں پر اِس ادارے کے لیے اپنی خدمات انجام دی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ادارے اہم ہوتے ہیں، افراد تو کام کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہمارا مقصد سماجی اور قومی مقاصد کے لیے اداروں کا استحکام ہونا چاہیے۔

ناظم اعلیٰ اکادمی ادبیات سلطان ناصر نے اپنی گفتگو میں تمام رہٹائر ہونے والے رفقائے کار بالخصوص افسرِ انتظامیہ ملک مہر علی کی اکادمی کے لیے خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ اُن کی کمی اکادمی میں محسوس ہوتی رہے گی۔ انھوں نے افسرِ انتظامیہ کی محنت، ذہانت اور اخلاص کو سراہا۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی سے ریٹائرڈ ہونے والے دوستوں کو ہم دعاؤں کے ساتھ مگر بھاری دل سے الوداع کر رہے ہیں۔

انھوں نے افسرِ انتظامیہ کا نیا چارج سنبھالنے پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر جناب میر نواز سولنگی کو مبارکباد پیش کی اور اِس اہم ذمہ داری کی خوش اسلوبی سے انجام دہی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ریٹائر ہونے والے افسران و اہلکاران جناب ملک مہر علی، جناب قاری خلیل احمد، جناب محمد اصغر، جناب ظفر محمود، جناب محمد یٰسین اور جناب بوٹا مسیح نے بھی فرداً فرداً اظہارِ خیال کیا۔ تقریب کی نظامت افسرِ مطبوعات اور مدیرِ اردو جناب اختر رضا سلیمی نے کی۔ آخر میں صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے ریٹائر ہونے والے احباب کو اُن کی خدمات کے اعتراف میں یادگاری شیلڈز پیش کیں۔ کراچی برانچ آفس سے جناب قادر بخش سومرو نے ریٹائر ہونے پر افسر انتظامیہ کے لیے گلدستہ بھجوایا۔

صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر سبکدوش ہونے والے احباب جناب ملک مہر علی (افسرِ انتظامیہ)، جناب محمد اصغر، جناب قاری خلیل، جناب غلام یٰسین، جناب ظفر محمود اور جناب بوٹا مسیح کو یادگاری شیلڈز پیش کر رہے ہیں

اکادمی ادبیاتِ پاکستان سے مدتِ ملازمت سے سبکدوش ہونے والے رفقائے کار کے ساتھ افسران واسٹاف کا گروپ فوٹو

کراچی سے جناب قادر بخش سومرو کی طرف سے افسر انتظامیہ کو گلدستہ پیش کیا گیا

یونیورسٹی آف چکوال کے طلبہ وطالبات کا دورۂ اکادمی

دورۂ اکادمی کے موقع پر یونیورسٹی آف چکوال کے شعبہ اردو کے سربراہ واساتذہ اور طلبہ وطالبات کو جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، بریفنگ دے رہے ہیں

اسلام آباد(02 جولائی 2024): یونیورسٹی آف چکوال کے طلبہ وطالبات نے شعبہ اردو کے سربراہ و اساتذہ ڈاکٹر ارشد محمود، ڈاکٹر جمشید علی، ڈاکٹر ساجد اقبال، ڈاکٹر غلام فرید حسینی، اور ڈاکٹر عظمت شہزاد عظمی کی سربراہی میں 2 جولائی 2024 کو اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اس موقع پر اکادمی کے افسران اور نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے انھیں خوش آمدید کہا اور طالبعلموں کو اکادمی کی لائبریری، ایونِ اعزاز، کتاب گھر، رائٹرز ہاؤس، زیر تعمیر پاکستانی زبانوں کے ادبی میوزیم کا دورہ کرایا۔ محمد عاصم بٹ نے اکادمی کے قیام، اغراض ومقاصد، پاکستان میں بولی جانے والی تمام زبانوں کے ادب کو فروغ دینے اور ادبی ورثے کو محفوظ رکھنے کے بارے میں مفصل بریفنگ دی۔

اِس موقع پر طلبہ و طالبات کے ساتھ ایک خصوصی نشت کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے سربراہ ڈاکٹر کامران کاظمی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اکادمی کے مدیرِ اردو اختر رضا سلیمی اور نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے اکادمی کے تمام شعبوں کا تفصیلی تعارف کرایا۔ آخر میں اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے طلبہ و طالبات سے خصوصی گفتگو کی جس میں انھوں نے بطور اہلِ قلم، تحقیقی و تخلیقی امور کو پوری ذمہ داری و دیانت داری سے نبھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ انھوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اہل قلم کو بِنا کسی خوف اور لالچ کے سچائی کے ساتھ اپنا ادبی فریضہ انجام دینا چاہیے۔ اپنے معاشرے کے حالات کے پیشِ نظر اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ خواتین کو معاشرے میں آگے بڑھنے کے لیے گھر والوں کے ساتھ ساتھ ان کے دفاتر یا انسٹی ٹیوٹ میں ان کے ساتھی ہم کاروں کی بھی مدد درکار ہوگی۔ ایک ایسا معاشرہ کبھی بھی اقوامِ عالم میں اپنا مقام نہیں بنا سکتا جس کی آدھی آبادی کو معاشرتی ترقی میں اپنا کردار ہی ادا نہ کرنے دیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ ادب اور تخلیقی اقدار کسی بھی معاشرے کو آگے بڑھنے میں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ سلطان ناصر نے مزید کہا کہ ایسے مطالعاتی دَورے طالبعلموں کی تخلیقی اور تعمیری صلاحیتوں کو ایک نئی جہت دیتے ہیں اور یونیورسٹی آف چکوال کی طرف سے ایسے مواقع مہیا کرنا ایک قابل تحسین اقدام ہے۔

دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر یونیورسٹی آف چکوال کے شعبہ اردو کے سربراہ واساتذہ اور طلبہ وطالبات کا گروپ فوٹو

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ سرائیکی کے بی ایس کے طلبہ کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد(09 جولائی 2024): اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ سرائیکی کے بی ایس کے طلبہ نے صدرِ شعبہ ڈاکٹر اطہر محمود لاشاری کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان کا مطالعاتی دَورہ کیا۔

اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے بورڈ آف گورنرز کی رکن ڈاکٹر سعدیہ کمال بھی موجود تھیں جنھوں نے اپنی ماں بولی میں علم حاصل کرنے والے طلبہ اور اساتذہ کو اکادمی کی پاکستانی زبانوں بالخصوص سرائیکی زبان و ادب کے لیے خدمات کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

اکادمی ادبیات کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان اساتذہ اور طلبہ کو خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر مدیرِ اردو و افسرِ مطبوعات اختر رضا سلمی نے اساتذہ اور طلبہ کو اکادمی کے اغراض و مقاصد اور ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے آگاہی دی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ سرائیکی کے بی ایس کے طلبہ کے دورۂ اکادمی کے موقع پر گروپ فوٹو

انھوں نے اکادمی کی مطبوعات معمارِ ادب سیریز، سہ ماہی ادبیات، ادبیاتِ اطفال، پاکستانی لٹریچر اور مختلف ممالک کے ساتھ ادبی تراجم کے حوالے سے کتب کی اشاعت کے بارے میں بھی بتایا۔ نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے کہا کہ اکادمی میں مختلف قسم کی تقاریب اور مشاعرے بھی منعقد ہوتے ہیں۔

انھوں نے بتایا کہ سِوَل ایوارڈز نیز اکادمی کے تحت کمال فن ایوارڈ و قومی ادبی اعزازات کا سارا عمل غیر جانبدرانہ اور شفاف طریقے سے مکمل کیا جاتا ہے۔

مزید برآں پاکستانی زبانوں کے عجائب گھر (میوزیم) کے قیام اور پاکستانی زبانوں کے انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت کے حوالے سے بھی بات کی۔ انھوں نے کہا کہ صوتی کتب کی آڈیو ویڈیو کے حوالے سے بھی کام جاری ہے۔ نیز کتابوں کو ڈیجیٹلائز بھی کیا جا رہا ہے۔

طلبہ نے اکادمی کے "ایوانِ اعزاز"، "اکادمی اسٹوڈیو"، "رائٹرز ہاؤس" اور "پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر" کی زیرِ تعمیر عمارت کا بھی دورہ کیا۔ آنے والے طلبہ نے خواجہ غلام فرید کی کافیاں بھی سنائیں۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے سکول آف لبرل آرٹس کے اساتذہ پر مشتمل وفد کا دورہٴ اکادمی

اسلام آباد(16 ستمبر 2024): یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے سکول آف لبرل آرٹس کے اساتذہ پر مشتمل وفد نے 16 ستمبر 2024 کو صدرِ شعبہ ڈاکٹر نادیہ انور کی زیرِ قیادت اکادمی ادبیاتِ پاکستان اسلام آباد کا دورہ کیا۔ اس وفد میں ڈاکٹر آمنہ خالد، ڈاکٹر بشریٰ صدیقی، محترمہ سعدیہ آصف، محترمہ زارا سلیم، محترمہ فائزہ عابد، محترمہ شمائلہ احمد، محترمہ سدرہ ہارون، محترمہ سمیرا شاہ، محترمہ کنزہ اقبال، حافظ محمد یاسر، محترمہ ماہم بتول، ڈاکٹر شفاعت یار خان اور دیگر فیکلٹی اور عملہ کے اراکین شامل تھے۔ اس دَورے کا مقصد اکادمی ادبیات کی خدمات اور زبان و ادب کے فروغ کے لیے اکادمی ادبیات کی جانب سے کیے گئے اقدامات کے بارے میں جاننا تھا۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نے مندوبین کو اکادمی کی تاریخ، تنظیمی ڈھانچے، مطبوعات، تحقیقات، تقریبات، اعزازات، خدمات اور جاری منصوبوں کے متعلق تفصیلاً بتایا۔ وفد کی سربراہ ڈاکٹر نادیہ انور نے پاکستانی زبانوں اور ادب کے لیے UMT اور اکادمی کے درمیان ایک مفاہمتی یادداشت (MOU) کی تجویز پیش کی تاکہ دونوں اداروں کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے اور پاکستانی زبانوں اور ادب کے تحفظ اور فروغ سے متعلق باہمی امور پر مل جُل کر کام کیا جائے۔ جناب سلطان ناصر نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا اور ڈاکٹر نادیہ انور سے مزید کارروائی کے لیے مسودہ تیار کرنے کو کہا۔ پاکستان کی معدوم ہوتی زبانوں کو معدومیت سے بچانے کے لیے اور ان کی زبانی روایات کو محفوظ کرنے کے حوالے سے بھی اکادمی اور یو ایم ٹی کے مابین تعاون پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفد نے اکادمی کے ایوانِ اعزاز (ہال آف فیم)، کانفرنس ہال، اور مصنفین کے پورٹریٹس میں خصوصی دلچسپی لی۔ جناب سلطان ناصر ڈی جی اکادمی نے وفد کو الوداع کہا اور زبان و ادب کی خدمت کے حوالے سے تعاون کی امید کا اظہار کیا۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے سکول آف لبرل آرٹس کے اساتذہ پر مشتمل وفد کا دورہٴ اکادمی کے موقع پر ''ایوانِ اعزاز'' میں گروپ فوٹو

دورہٴ اکادمی کے موقع پر یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے سکول آف لبرل آرٹس کے اساتذہ پر مشتمل وفد کو جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، اکادمی کے حوالے سے بریفینگ دے رہے ہیں

اہلِ قلم کا دورہٴ اکادمی

پشاور سے آئے ہوئے اہلِ قلم کا دورہٴ اکادمی

اسلام آباد(24 ستمبر 2024): پشتو کے معروف دانشور اور پشتو ادبی سوسائٹی کے چیئرمین سید محمود احمد کی سربراہی میں صوبہ خیبر پختونخوا کے شاعروں اور ادیبوں کے وفد نے اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کا دودہ کیا اور صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں پشتو زبان و ادب کے فروغ کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کی طرف سے پشتو ادب کے فروغ کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات اور منصوبوں سے وفد کو آگاہ کیا۔ انھوں نے پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ کے سلسلے میں اکادمی کے رواں اور مستقبل کے منصوبوں کا تذکرہ کیا اور خاص کر اکادمی میں زیرِ تعمیر پاکستانی زبانوں کے عجائب گھر کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں وفد کو آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ادبی عجائب گھر تمام پاکستانی زبانوں کو نمائندگی دے گا۔ صدر نشیں اکادمی نے خیبر پختونخوا میں ادب کے فروغ میں شاعروں اور ادیبوں کے کردار کو سراہا۔ انھوں نے کہا کہ اِن ادیبوں اور دانشوروں نے نہ صرف اپنے صوبے میں بلکہ قومی سطح پر ہم آہنگی، امن اور بھائی چارے کو قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وفد نے پاکستانی زبانوں کے ادب بشمول پشتو ادب کے فروغ کے سلسلے میں اکادمی کی کاوشوں کو سراہا۔ وفد میں سید محمود احمد صاحب، جناب نور الامین یوسف زئی، جناب روخان یوسف زئی، جناب محمد عابد خان , جناب جنید ایڈووکیٹ اور جناب سردار یوسفزئی شامل تھے۔ بعد ازاں پشتو کے معروف شاعر جناب رحمت شاہ سائل، پشتو کے ادیب جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، اور شاعر جناب فضل سبحان عابد نے بھی صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی اور پشتو زبان و ادب کے فروغ پر بات چیت کی۔

پشاور سے آئے ہوے اہلِ قلم کے وفد کا دورہٴ اکادمی کے موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی کے ساتھ گروپ فوٹو

پشاور سے آئے ہوے اہلِ قلم کے وفد کے دورہٴ اکادمی کے موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی سے ملاقات

نیشنل بُک فاؤنڈیشن میں صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر کا دورہ

نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے دورہ کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب سلطان ناصر نواز اور چیئر پرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف، جناب مراد علی مہمند و دیگر نیشنل بُک میوزیم میں کھڑے ہیں

اسلام آباد (23 اگست 2024): صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اکادمی ادبیاتِ پاکستان اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نواز نے نیشنل بُک فاؤنڈیشن کا دورہ کیا۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے ایم ڈی/سیکرٹری مراد علی مہمند نے ان کا استقبال کیا اور اُن کو نیشنل بُک میوزیم، وال آف آنرز، انڈونیشین کارنر، این بی ایف بُک شاپ اور این بی ایف کی سرگرمیوں کے حوالے سے بریفنگ دی۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں یہ پہلا بُک میوزم ہے جو کتاب کے حوالے سے جہانِ حکمت وحیرت کا دلکش نمونہ ہے۔ نیشنل بُک میوزیم میں قدیم دور کے نادر و نایاب قرآنی نُسخے، خطاطی کے شاندار تاریخی نمونے، اولڈ بُکس اور بڑی شخصیات کے یادگار کارنر ہیں۔ علامہ اقبال، حفیظ جالندھری، فیض احمد فیض، سعادت حسن منٹو اور احمد ندیم قاسمی کے سنہری مجسمے، کتابوں سے سجے ہوئے ٹرک، ٹرین، فریم اور کتابوں سے سجی ہوئی میزیں کتاب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے دلکشی کا باعث ہیں اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں اور کتاب کلچر کو فروغ دینے کے لیے کیے گئے اقدامات کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے کہا کہ یہاں اہلِ قلم، اساتذہ مصنفین، طلبہ وطالبات کے وفود اور فیملیز بھی آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔ یہاں پر قومی اور بین الاقوامی سطح کی اہم شخصیات دورہ کرتی ہیں اور پلر آف آٹو گراف پر اُن سے آٹو گراف لیے جاتے ہیں۔ یہ بھی ادبی تاریخ کا ایک نیا اور منفرد کام ہے۔ یہاں پر رکھی گئی ہر چیز کتاب سے متعلق اور تاریخ کی آئینہ دار ہے۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کتاب کلچر کو فروغ دینے کے لیے دن رات کوشاں ہے۔ ہم نئے نئے سلسلے شروع کرنے والے ہیں جو نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے اغراض ومقاصد کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ملک بھر میں کتاب میلوں کا سلسلہ مزید وسیع کر رہے ہیں اور بچوں میں کتب بینی کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں میں کہانی سنانے (سٹوری ٹیلنگ) کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سلسلے میں کئی شہروں میں تعلیمی اداروں میں ایسی تقریبات منعقد کی جا رہی ہیں۔ نیشنل بُک فاؤنڈیشن سے شائع ہونے والی کتابوں کی تقریبِ رونمائی کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر پاکستان کے علاوہ دنیا بھر سے آنے والے وفود اپنے دامنِ علم کو سیراب کرتے ہیں اور وزیٹر بُک پر اپنے تاثرات بھی قلم بند کرتے ہیں۔ پاکستان میں غیر ملکی ایمبیسیز کی جانب سے این بی ایف نے کارنر بھی بنائے گئے ہیں جو ان ملکوں کے علم وفن، آرٹ اور ثقافت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نیشنل بُک میوزیم، وال آف آنر اور کارنرز ملک اور ملک سے باہر کے شائقین کے لیے دلچسپی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ اکادمی ادبیات کی چیئر پرسن ڈاکٹر نجیبہ عارف نے میوزیم میں موجود تمام چیزوں کو بے حد سراہا۔ انھوں نے کہا کہ نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے بُک میوزیم کو ایک منفرد کاوش اور اہلِ قلم کے علاوہ تمام قارئین اور شائقینِ ادب کے لیے بھی انتہائی کارآمد اور مفید قرار دیا۔

مجلسِ ترقیِ ادب لاہور میں صدر نشیں اکادمی کا دورہ

لاہور (14 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف مختصر دورہ پہ مجلسِ ترقیِ ادب لاہور تشریف لائیں تو انھیں ڈائریکٹر مجلسِ ترقیِ ادب جناب عباس تابش نے مجلس کے جاری منصوبوں کے بارے میں بتایا اور مستقبل کے لائحہ عمل اور اہداف کے متعلق معلومات فراہم کیں، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے ان منصوبوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجلسِ ترقیِ ادب نے کلاسیکی ادب کی ترویج کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر تحسین فراقی ڈائریکٹر بزم اقبال، ڈاکٹر غافر شہزاد، صوفیہ بیدار، سمیرا پاشا، ارشد نعیم مدیر سہ ماہی صحیفہ، احمد علی اور عاطف یاسر بھی موجود تھے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف کا مجلسِ ترقیِ ادب لاہور کے دورے کے موقع پر گروپ فوٹو

اردو سائنس بورڈ لاہور میں صدر نشیں اکادمی کا دورہ

لاہور (19 ستمبر 2024): صدر نشیں اکادمی ادبیات پاکستان، پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اُردو سائنس بورڈ لاہور کا دورہ کیا۔ ڈائریکٹر اُردو سائنس بورڈ جناب ضیاالله خان طورو اور سٹاف نے بورڈ آمد پر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ ڈائریکٹر جناب ضیاالله خان طورو نے صدر نشیں اکادمی ادبیات پاکستان کو کانفرنس روم میں ادارے کی تاریخ، کارکردگی اور جاری ومستقبل کے اشاعتی منصوبوں کے بارے میں بریفنگ دی۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بورڈ کی قومی علمی وادبی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ادارے نے مختلف سطح کے طلبہ وطالبات کے لیے سائنسی، فنی اور سماجی موضوعات پر عمدہ، معیاری اور مفید مطبوعات شائع کی ہیں۔ اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان علاقائی دفتر لاہور کا سٹاف بھی موجود تھا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف کے دورۂ اردو سائنس بورڈ لاہور کے موقع پر خطاب کر رہی ہیں

نعتیہ مشاعرہ

شعرانے سرورِ کونین احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کیا

اسلام آباد(18 ستمبر 2024) :اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام میلادُ النبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) کی مناسبت سے 18 ستمبر 2024 کونعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا۔ صدارت محترم عرش ہاشمی نے کی۔ مہمانانِ خصوصی میں ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، جناب منظر نقوی، جناب اختر عثمان اور جناب عبدالقادر تاباں شامل تھے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشین اکادمی ادبیات نے سپاس نامہ پیش کیا اور اپنا نعتیہ کلام بھی سنایا۔ نعتیہ مشاعرے کی نظامت

نعتیہ مشاعرہ میں ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، جناب اختر عثمان، جناب عرش ہاشمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی اور جناب منظر نقوی اسٹیج پر بیٹھے ہیں

محترمہ درشہوار فیروز نے کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شریک شعرا کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس مقدس اور بابرکت محفل میں شریک ہوئے اور سرورِ کونین احمدِ مجتبیٰ حضرت محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واآلہ وسلم کے حضور منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ صدر محفل جناب عرش ہاشمی نے کہا کہ اس قدر خوبصورت نعتیہ مشاعرہ منعقد کرنے پر اکادمی مبارک باد کی مستحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ اِس نعتیہ مشاعرے کے کیف وسرور سے لبریز لمحات ہی اِس کی قبولیت کی دلیل ہیں۔

نعتیہ مشاعرے کے شرکا

اس نعتیہ مشاعرے میں منظوم نذرانہء عقیدت پیش کرنے والوں میں مختلف علاقوں، زبانوں، عمروں، اور نقطہ ہائے نظر کے لوگ موجود تھے جن میں جناب عرش ہاشمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، جناب منظر نقوی، جناب اختر عثمان، جناب عبدالقادر تاباں، حافظ نور احمد قادری، ڈاکٹر شازیہ اکبر، محترمہ نصرت تاب نصرت، جناب عالی شعار بنگش، جناب سعید شارق، جناب خضر سعید، جناب احمد اقبال ترمزی، جناب محمد گل نازک، جناب حسیب جمال، جناب سردار یوسفزیٔ (پشتو)، جناب جورشید ابن لبید (پشتو)، جناب اقبال حسین افکار (پشتو)، محترمہ سارہ افکار (پشتو)، جناب اقدس ہاشمی، جناب حسن شہزاد راجہ، محترمہ افشاں عباسی، جناب جنید نسیم سیٹھی، اور جناب وسیم فقیر و دیگر شامل تھے۔

مسالمہ

کئی پاکستانی زبانوں کے شعرا نے امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کے حضور سلام، منقبت اور نظم کی صورت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا

اسلام آباد(24 جولائی 2024) :اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام ماہ محرم الحرام کی نسبت سے 24 جولائی 2024 کو مسالمہ منعقد ہُوا۔ معروف شاعر اور مرثیہ نگار اختر عثمان مہمان خصوصی تھے جب کہ مسالمے کی نظامت منظر نقوی نے کی۔ کئی پاکستانی زبانوں کے شعرا نے امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کے حضور سلام، منقبت اور نظم کی صورت میں نذرانہء عقیدت پیش کیا۔

شرکا نے اپنے کلام کے ذریعے صبر، شجاعت، قربانی، رضا اور دیگر کمالات کی حامل ان عظیم ہستیوں کی یاد تازہ کی۔

اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان ناصر نے آخر میں تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے کہا کہ محرم الحرام میں مسالمے کا انعقاد اکادمی ادبیات

مسالمہ میں جناب عرش ہاشمی، جناب اختر عثمان، جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، جناب منظر نقوی اور دیگر

پاکستان کی روایت رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ واقعہ کربلا میں کسی ایک مذہب ہی نہیں بلکہ جملہ انسانیت کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ انھوں نے طمانیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی کے تحت منعقدہ یہ مسالمہ ایک نمائندہ محفل ثابت ہوئی جس میں شعرا بھی موجود تھے شاعرات بھی، نوجوان قلم کار بھی شامل ہوئے اور کہنہ مشق اساتذہ بھی، نیز پاکستان کے تقریباً تمام علاقوں اور کئی زبانوں کی نمائندگی ہوئی۔ اُنھوں نے خصوصی طور پر پشتو، پنجابی، پہاڑی، اور بلتی زبان میں نذرانہء عقیدت پیش کرنے والے شعرا کا شکریہ ادا کیا۔ انھوں نے اختر عثمان، عرش ہاشمی، اور منظر نقوی کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا۔

مسالمے میں شامل شعرا و شاعرات میں اختر عثمان، عرش ہاشمی، منظر نقوی، عبدالقادر تاباں، اختر رضا سلیمی، ریاض ندیم نیازی (سبی)، علی شعار بنگش، اقبال حسین افکار (پشتو)، اتفاق بٹ (پنجابی)، محمد شریف نفیس (بلتی)، راشد عباسی (پہاڑی)، ڈاکٹر عارف فرہاد، شمیم حیدر سید، کاشف عرفان، محترمہ یاسمین کنول، ڈاکٹر طاہر قاسمی، ڈاکٹر فرح طاہر , فخر کفایت، بلال حسن، جنید نسیم سیٹھی، حسن حامد رضا، اکبر نیازی، اور شاہد اقبال شامل تھے۔ مسالمے میں حاضرین نے خوب دلجمعی سے کلام سماعت کیا اور دادِ تحسین پیش کی۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چھبیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کے عنوان سے غیر رسمی محفل جملہ فنونِ لطیفہ سے متعلقہ شخصیات کے درمیان بالعموم اور اہلِ قلم کے درمیان بالخصوص، مختلف موضوعات پر مکالمے کو زندہ رکھنے کی ایک کاوش ہے تاکہ ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنے اور اختلافِ رائے کے احترام کی روایت کو فروغ ملے جو معاشرے میں خوش گوار تبدیلی لانے کا موجب ہو سکے۔ اِس ہفتہ وار محفل کو قصداً غیر رسمی رکھا گیا ہے تاکہ شرکا کے لیے ہر طرح کے مکالمے کی راہ ہموار رہے۔ یہ کاوش گویا ایک ایسی جگہ تخلیق کرنے کے لیے ہے جہاں سوچنے اور لکھنے والے بلاخوفِ تردید اپنی بات کر پائیں اور نت نئے خیال سامنے آئیں۔ البتہ صرف اِس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ سب شرکا اختلافِ رائے کا احترام کریں اور شائستگی کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔ یہ تقریب اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد میں ہر بدھ کو شام چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک منعقد کی جاتی ہے جس میں چائے کی پیالی کے ساتھ علمی، ادبی اور سماجی موضوعات اور کتابوں پر بات چیت کی جا سکتی ہے۔

اس سلسلے میں ماہ جولائی تا ستمبر 2024 منعقد ہونے والی نشستوں کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چھبیسویں تقریب میں

چھبیسویں نشست:

اسلام آباد (03 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ہر بدھ کو منعقد ہونے والی غیر رسمی نشست کے سلسلے کی 26 ویں تقریب 03 جولائی 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ اس نشست میں ادب عالیہ اور پاپولر فکشن کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ شرکا کا کہنا تھا کہ ادب عالیہ کی حیثیت اپنی جگہ مسلمہ ہے اور اس کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں، تاہم پاپولر فکشن نے بھی نوجوان قارئین کو علم و ادب سے جڑے رہنے پر کسی نہ کسی سطح پر آمادہ رکھا ہے۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں رحیم سید، شہزاد احمد راؤ، عمران خان، عدنان غنی خان، محمد ظریف، سرمد سروش، حمزہ حسن شیخ، غلام مہدی، جعفر امجد، سمیرہ ملک، مریم شاہد اور دیگر نے شرکت کی۔

ستائیسویں نشست:

اسلام آباد (10 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 27 ویں غیر رسمی نشست بدھ 10 جولائی 2024ء کو منعقد ہوئی۔ اکادمی ادبیات کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں اور صحافیوں کو خوش آمدید کہا۔ اس نشست میں اردو اور ہندی زبان کے باہمی اشتراک، مآخذات اور خاص طور پر اردو گیتوں میں ہندی الفاظ کے استعمال پر گفتگو کی گئی۔ اس کے علاوہ پاکستان میں فلمی صنعت کی حالت پر بھی شرکا نے سیر حاصل گفتگو کی۔ تقریب میں شرکت کرنے والوں میں محمد عاصم بٹ، نائب ناظم اکادمی، عطاالرحمن، وقار مصطفی، راشد عباسی و دیگر نے شرکت کی۔ تقریب کے آخر میں نائب ناظم اکادمی ادبیات محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

اٹھائیسویں نشست:

اسلام آباد (31 جولائی 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار" چائے، باتیں اور کتابیں،، کے سلسلے کی 28 ویں غیر رسمی نشست بدھ 31 جولائی 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں، شاعروں اور جامعات کی طالبات کو خوش آمدید کہا۔ اس غیر رسمی نشست میں نامور شاعر آفتاب اقبال شمیم کی وفات پر دُکھ کا اظہار کیا گیا۔ شرکا نے ان کی علمی و ادبی خدمات کو سراہا اور ان کی مغفرت کے لیے دعا

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی ستائیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی ستائیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اٹھائیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اٹھائیسویں تقریب میں

کی۔ مریم شاہد نے آفتاب اقبال شمیم کی غزل پیش کی جبکہ سیدہ مرضیہ نے اُن کی نظم پڑھ کر سنائی۔ اختر عثمان نے مرثیہ کے حوالے سے اپنی گفتگو میں کہا کہ اردو مرثیہ ایک مشکل صنف ہے جس کے 9 اجزا کلاسیکی روایت کے مطابق پورے کرنے ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مرثیے سے منتخب بند پیش کیے۔ اس نشست میں شرکا نے ادب کے فروغ کے حولے سے بھی اپنی آرا پیش کیں۔ اس نشست میں شرکت کرے والوں میں اختر عثمان، ڈاکٹر جی ایم چوہدری، سمیر غفار، محمد عاصم بٹ، سیدہ مرضیہ زہرہ، ام البنین، سیدہ وجیہہ، سمیرا ملک، مریم شاہد اور دیگر شامل تھے۔

اُنتیسویں نشست:

اسلام آباد (07 اگست 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار" چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 29 ویں نشست بدھ 07 اگست 2024 کو منعقد ہوئی۔

اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں، شاعروں اور جامعات کے طالبعلموں کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے تنقیدی متن، معیاری ادب کی تخلیق، معاصر شعرا پر تنقید کی صورتِ حال، موجودہ نصاب تعلیم میں تبدیلی کی گنجائش، اور خصوصاً بچوں کی ذہنی تربیت اوران میں تنقیدی شعور پیدا کرنے پر زور دیا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ بچوں کو سوال کرنے کا موقع دینا چاہیے اور کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے ان کا حق بنتا ہے کہ وہ اس کی اچھائی برائی کے بارے میں سوچے۔ شرکا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بچوں کے نصاب میں ادب کو شامل کرنا چاہیے۔ شرکا نے کہا کہ ہمارے معاصر شعرا پر تنقید کے حوالے سے کم لکھا گیا ہے۔ ان پر مزید لکھنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے معیاری ادب کی تخلیق اور تنقیدی متن کے حوالے سے اپنی آرا پیش کیں۔

نشست کے اختتام پر محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس نشست میں شرکت کرنے والوں میں، امداد آکاش، اختر عثمان، محمد عاصم بٹ، فاطمہ عثمان، عبید منہاس، حمزہ حسن شیخ، سیدہ مرضیہ زہرا، ام البنین، سیدہ وجیہہ، سمیرا ملک و دیگر شامل تھے۔

تیسویں نشست:

اسلام آباد (21 اگست 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار" چائے باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 30 ویں نشست بدھ 21 اگست 2024 کو منعقد ہوئی۔

اکادمی کے اسسٹنٹ پی آر او سعید ساعی اور سمیرا ملک نے مہمان شاعروں ادیبوں کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے تصوف اور سماج کے موضوع پر گفتگو کی۔ پھر گفتگو کا رخ علمی و ادبی اداروں کی صورت حال کی طرف مڑا۔ شرکا کا کہنا تھا کہ ہمارے ہاں صوفیائے کرام نے اپنے کردار اور گفتار سے دین کا پرچار کیا اور مسلم معاشرے کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ شرکا نے علمی ادبی اداروں کو مزید فعال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں اختر عثمان، کاشف کاظمی، حسیب جمال، عدنان غنی، سعید ساعی، سمیرا ملک، صبیحہ مکرم، یوسف خان و دیگر شامل تھے۔

اکتیسویں نشست:

اسلام آباد (28 اگست 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام ہفتہ وار" چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 31 ویں غیر رسمی نشست 28 اگست 2024 بروز بدھ منعقد ہوئی۔

اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان ادیبوں، شاعروں اور ادب سے شغف رکھنے والوں کو خوش آمدید کہا۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اُنتیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی تیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی اُنتیسویں تقریب میں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی تیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی اکتیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی اکتیسویں تقریب میں

شرکا نے مختلف موضوعات پر گفتگو کی اور اپنا ادبی تعارف کراتے ہوئے شعر و ادب سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ عکس پبلی کیشنز کے سی اِی او محمد فہد نے پاکستان بالخصوص لاہور میں اشاعتی صنعت سے متعلق اپنے تجربات کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کی مشکلات کے باوجود بھی کئی اشاعتی اداروں نے ادب کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ دیگر شرکا نے کہا کہ آج کل کے دور میں اشاعتی صنعت کو سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

شرکا نے گفتگو کا رُخ موڑتے ہوئے ادب میں تصورِ موت پر بات چیت شروع کی۔ ان کا کہنا تھا کہ زندگی کا پہلا معاہدہ موت سے ہے۔

گفتگو میں ادیبوں میں خودکشی کے محرکات پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ بعض شرکا کا کہنا تھا کہ معاشی اور سماجی ناہمواریوں کی وجہ سے خودکشی کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور بعض شرکا کا کہنا تھا کہ یہ محض نفسیاتی مسئلہ ہے۔ اس نشست میں نوجوان محمد حارث نے "آزادی" کے عنوان سے خوبصورت نظم پیش کی۔

اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے بھی نشست میں شرکت کی اور شرکا کو خوش آمدید کہا۔ ان کے ساتھ محترمہ بیلا رضا جمیل (سی اِی او، ادارہ تعلیم و آگاہی)، ڈاکٹر فیصل باری (لمز، لاہور)، اور جناب مراد علی خان (ڈی جی، نیشنل بُک فاؤنڈیشن) نے بھی نشست میں مختصر سی شرکت کی اور اکادمی کے تحت اس ہفتہ وار نشست کو سراہا۔ اس غیر رسمی نشست کے شرکا میں حامد ظہور، محمد فہد، امداد اکاش، نادر محمود، وقار مصطفی، راشد عباسی، حسیب جمال، عطاالرحمن شیخ، محمد حارث، محمد عاصم بٹ، سعید ساعی، سمیرا ملک و دیگر شامل تھے۔

بتیسویں نشست:

اسلام آباد (11 ستمبر 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام ہفتہ وار "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی 32ویں غیر رسمی نشست 11 ستمبر 2024 کو منعقد ہوئی۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی بتیسویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی بتیسویں تقریب میں

اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے مہمان شعرا و ادبا اور شائقینِ ادب کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے اکادمی کے تحت پاکستانی زبانوں کے ادبی عجائب گھر کو اپنی نوعیت کا اہم منصوبہ قرار دیا اور اس کے لیے مخطوطات جمع کرنے کو اکادمی کا اہم اور خوش آئند قدم قرار دیا۔ شرکا نے کہا کہ ہماری تہذیبی و ملّی شناخت کے حوالے سے یہ مخطوطے نہایت اہم ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مخطوطہ شناسوں کے تعاون سے ہی یہ کام بہتر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ شرکا نے کہا کہ بعض جامعات میں مخطوطات شناسی کے حوالے سے باقاعدہ کورس بھی کرائے جاتے ہیں۔

اس کے بعد شرکا نے مذہب اور سائنس کے حوالے سے بھر پور گفتگو کی۔ شرکا نے اپنے اپنے طرزِ فکر و نظر کے مطابق گفتگو میں حصہ لیا۔

گفتگو کے اختتام پر اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے کہا کہ مذہب، سائنس اور منطق ہمیں یہی سبق دیتے ہیں کہ ہم احترامِ آدمیت کو فروغ دیں اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام کریں۔

اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں امداد اکاش، ضیاالرحمان بلوچ، طیب کامران، جہانگیر عمران، تصور زمان بابر، حسیب جمال، محمد حارث، ڈاکٹر بی بی امینہ، محمد عاصم بٹ، سعید ساعی، مریم شاہد، خدیجہ طاہرہ و دیگر شامل تھے۔

”اہل قلم سے ملیے: جناب فہیم جوزی سے مکالمہ“

اسلام آباد(18 ستمبر 2024) اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام تقریب "اہل قلم سے ملیے" میں جناب فہیم جوزی کے ساتھ مکالمہ 25 ستمبر 2024ء کو منعقد ہوا جس میں معروف اہل قلم نے شرکت کی۔ محترمہ کشور ناہید، پروفیسر جلیل عالی، جناب محمد حمید شاہد، جناب شاہد مسعود، جناب شعیب خالق اور جناب علی محمد فرشی نے جناب فہیم جوزی کی شخصیت اور فن کے حوالے سے گفتگو کی۔ نظامت جناب منیر فیاض نے کی۔ کوئٹہ سے تشریف لائے مہمان جناب محسن شکیل اور اکادمی کے سابق چیئرمین ڈاکٹر قاسم بگھیو نے خصوصی شرکت کی۔
جناب فہیم جوزی نے اپنی ذاتی اور فنی زندگی کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے بتایا کہ اُن کا اصل نام محمد اقبال ہے مگر انھوں نے اپنے دوست قیوم صبا کے اصرار پر اپنا قلمی نام نام فہیم جوزی منتخب کیا اور آج لوگ اسی نام سے انھیں جانتے ہیں۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام تقریب "اہل قلم سے ملیے" : جناب فہیم جوزی کے ساتھ مکالمہ میں ڈاکٹر قاسم بگھیو، جناب محمد حمید شاہد، محترمہ کشور ناہید، جناب فہیم جوزی، پروفیسر جلیل عالی، جناب علی محمد فرشی، جناب شاہد مسعود اور جناب منیر فیاض اسٹیج پر بیٹھے ہیں

انھوں نے اپنے سکول کے ابتدائی دنوں کا دلچسپ احوال سنایا۔ اُن کا کہنا تھا کہ پہلی کلاس میں انھوں نے اپنے استاد محمد ابراہیم کو ایک نظم ”ہنستا ہنستا بچہ سب کو پیارا لگتا ہے“ سنائی۔ انھوں نے کہا کہ وہ سائنسدان بننا چاہتے تھے لیکن ایف ایس سی میں سائنس کے مضامین میں فیل ہوئے اور پھر سائنس کی جگہ دوسرے مضامین لے لیے۔ پھر انھیں شوق ہُوا کہ فلسفی بن جائیں لیکن فلسفی بھی نہ بن سکے۔ انھوں نے کہا کہ وہ یونیورسٹی میگزین کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ افتخار جالب کی وجہ سے انھیں آزاد اخبار میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ایم اے کرنے کے بعد 10 سال تک ریڈیو پاکستان میں بطور پروڈیوسر کام کیا۔ 10 سال کے بعد علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ملازمت اختیار کی۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے دوران افتخار جالب نے اُن کی بہت پذیرائی کی اور بطور شاعر ان کی شناخت بنائی۔ محترمہ کشور ناہید نے کہا کہ فہیم جوزی کو اپنی آپ بیتی لکھنی چاہیے۔ جب وہ ریڈیو سے منسلک تھے تو بہت سے ادیبوں اور شاعروں کے ساتھ اُن کا رابطہ رہا۔ کشور ناہید نے کہا کہ انھوں نے اپنے آپ کو کسی کے حوالے نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ انسان کو چاہیے کہ وہ اندر کے احساس کا ضرور اظہار کرے۔ فہیم جوزی نے اپنی منتخب نظمیں سنائیں اور حاضرین سے داد وصول کی۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام تقریب "اہل قلم سے ملیے" : جناب فہیم جوزی کے ساتھ مکالمہ کے شرکا

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے تحت "اہلِ قلم سے ملیے" کے مقبول سلسلے کا احیا صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کی ہدایات پر چند ماہ قبل کیا گیا ہے۔ اِس کا مقصد جہاں بزرگ اہلِ قلم کو خراجِ تحسین پیشش کرنا ہے وہاں یہ مقصد بھی پیشِ نظر ہے کہ اُن کے علمی، تحقیقی، اور تخلیقی سفر کی داستان خود اُنھی کی زبانی سُنی جائے۔ یوں تو ہر بدھ کو شام چار بجے "چائے، باتیں، اور کتابیں" کے عنوان کے تحت غیر رسمی نشست منعقد ہوتی ہے مگر مہینے کے کسی ایک بدھ کو اِسی نشست کو "اہلِ قلم سے ملیے" کے تحت منعقد کیا جاتا ہے۔

اہم قومی و بین الاقوامی ادبی تقریبات

سیکریٹیریٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام محفلِ شعر و ادب

اسلام آباد(25 جولائی 2024): سیکریٹریٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، اسلام آباد میں 40ویں مِڈ کیریئر مینجمنٹ کورس کے زیرِ تربیت افسران کے لیے محفلِ شعر و ادب کا انعقاد 25 جولائی 2024ء کو کیا گیا۔
اس محفل کی صدارت صدر نشین اکادمی ادبیاتِ پاکستان پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کی جبکہ اکادمی کے ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر مہمانِ خصوصی تھے۔ تقریب کے مہمانانِ اعزاز ڈاکٹر عابد سیال اور اختر رضا سلیمی تھے۔
تقریب کے خطبۂ استقبالیہ میں سیکریٹیریٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل مختار پارس شاہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور زیرِ تربیت افسران کے لیے اُردو زبان و ادب سے آشنائی کی اہمیت پر زور دیا۔ اُنھوں نے اُردو کو عملاً دفتری زبان کے طور پر رائج کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اِس ضمن میں اُنھوں نے اپنے ادارے کی حالیہ کاوشوں پر روشنی ڈالی۔
تقریب میں زیرِ تربیت افسران نے اپنا کلام، نثری تحریریں اور انتخاب پیش کیے۔

سیکریٹیریٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام محفلِ شعر و ادب جناب اختر رضا سلیمی، ایڈیٹر اردو اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی اور جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی اسٹیج پر بیٹھے ہیں

سیکریٹیریٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام محفلِ شعر و ادب کے شرکا کا گروپ فوٹو

خطبۂ صدارت میں صدر نشیں اکادمی ادبیات نے انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل مختار پارس شاہ کو خراجِ تحسین پیش کیا جو افسران کی پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی لسانی، ادبی، اور علمی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ صدر نشیں نے زیرِ تربیت افسران کو تہذیبی روایات خصوصاً ادب سے جڑت کے ثمرات سے آگاہ کیا۔ انھوں نے اِس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ یہ زیرِ تربیت افسران کس طرح زبان و ادب کے فروغ سے قومی تشخص کو ابھارنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔
تقریب میں دیگر مہمانانِ گرامی نے بھی زیرِ تربیت افسران سے گفتگو کی اور اپنا کلام پیش کیا۔ تقریب کے بعد صدر نشیں اکادمی ادبیات نے عشائیے پر زیرِ تربیت افسران سے غیر رسمی مکالمہ کیا۔

کتاب الطواسین کی تقریبِ رونمائی

اسلام آباد (12 ستمبر 2024): گرمانی مرکزِ زبان و ادب کے تحت ڈاکٹر سید نعمان الحق کی تصنیف کتاب الطواسین کی تقریبِ رونمائی کا انعقاد کیا گیا، جس میں احمد جاوید، ڈاکٹر نجیبہ عارف، اور اطہر مسعود جیسی معروف علمی و ادبی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کی میزبانی کے فرائض ڈاکٹر علی عثمان قاسمی نے سر انجام دیے۔ انھوں نے تمام مہمانانِ گرامی کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر علی عثمان قاسمی نے سب سے پہلے صاحبِ کتاب، ڈاکٹر نعمان الحق کو گفتگو کی دعوت دی۔ ڈاکٹر نعمان الحق نے اپنی کتاب کے حوالے سے بات کرتے ہوئے منصور حلاج کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے تاریخی منصور ابن حلاج اور ماورائی منصور حلاج کے بارے میں تفصیلی بحث کی اور وضاحت کی کہ حلاجیات کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے دونوں کے باہمی ربط کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

گرمانی مرکزِ زبان وادب کے تحت ڈاکٹر سید نعمان الحق کی تصنیف کتاب الطواسین کی تقریبِ رونمائی میں ڈاکٹر سید نعمان الحق، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں کادمی اور دیگر اسٹیج پر بیٹھے ہیں

کتاب الطواسین کی تقریبِ رونمائی کے شرکا

اس کے بعد، اطہر مسعود نے کتاب پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے بتایا کہ کتاب الطواسین اپنے قارئین کے لیے نہ صرف نئے معانی اور لذت کا سامان مہیا کرتی ہے بلکہ مزید مطالعے کے لیے بھی راہ ہموار کرتی ہے۔ فلسفہ اور تصوف کے موضوعات پر بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ان دونوں میں ابلاغِ معنی کے ساتھ ادبی چاشنی کی کمی ہوتی ہے، لیکن کتاب الطواسین میں دونوں عناصر کا بیک وقت موجود ہونا اس کے ادبی شاہکار ہونے کی دلیل ہے۔ اطہر مسعود نے یہ بھی کہا کہ فاضل مترجم نے اس کتاب کی تخلیق کے لیے حلاجیات پر ہونے والے تمام تحقیقی و تنقیدی کاموں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے، چاہے وہ اردو، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، یا عربی میں ہوں۔ بعد ازاں، ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کتاب پر گفتگو کی اور کہا کہ اس کتاب کا غالب موضوع حقیقتِ محمدی ﷺ ہے۔ انھوں نے اس کتاب کی اشاعت کو عصری ادب کا اہم سنگ میل قرار دیا اور کہا کہ یہ ہمارے عہد کا امتیازی نشان بننے کی تقدیر رکھتی ہے۔ انھوں نے قصۂ حلاج کی اسلامی تہذیب کے تخلیقی ادب میں اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

آخر میں احمد جاوید صاحب نے اپنی کلیدی گفتگو میں کتاب الطواسین کو موجودہ دور میں تصوف سے دل چسپی رکھنے والوں پر ایک احسان قرار دیا اور کہا کہ یہ کتاب منصور حلاج کا مکمل تاریخی اور داستانی تعارف پیش کرتی ہے۔ انھوں نے حلاج کی شخصیت کے انقلابی پہلو پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ ان کی شاعری میں ہر آمر اور جابر کا تختہ الٹ دینے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔ احمد جاوید صاحب نے کتاب الطواسین سے ایک نظم بھی پڑھی اور حاضرین کو اس نظم کے مشکل پہلوؤں سے متعارف کرایا، مزید ان کے معنی و مفہوم کو واضح کیا۔

بین الاقوامی اقامتی تقریبِ فن (آرٹ ریزیڈنسی) بعنوان لاسٹ اِن ٹرانسلیشن

اسلام آباد (20 ستمبر 2024): فنونِ لطیفہ کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے مرکزی خیال کے ساتھ نوجوان فنکاروں کی تنظیم "آرٹ آف سمال ٹاک" کے زیرِ اہتمام، اکادمی ادبیاتِ پاکستان، برٹش کونسل آف پاکستان اور اِن سیٹیو کے اشتراک سے بین الاقوامی اقامتی تقریبِ فن (آرٹ ریزیڈنسی) بعنوان "لاسٹ اِن ٹرانسلیشن" کا انعقاد کیا گیا۔ اِس اقامتی تقریب میں اِس امر کی کھوج لگانے کی کوشش کی گئی کہ معاصر زبانیں کس طرح انسانی کرب اور مسرت کو ورطۂ اظہار میں لاتی ہیں۔ جن فنکاروں نے تقریب میں شرکت کی ان میں جیمی ہولمن (برطانیہ)، زارا ساگر، ربیعہ جلیل، اور مہر جاوید (برطانیہ) شامل تھے۔ ہفتوں پر محیط اِس اقامتی تقریب کا اختتام 20 ستمبر 2024 کو اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے کانفرنس ہال میں منعقدہ ایک پُر وقار سمپوزیم اور فن پاروں کی نمائش کی صورت میں ہُوا۔ سمپوزیم میں اکادمی ادبیاتِ پاکستان، برٹش کونسل آف پاکستان، پاکستانی فنکاروں کی تنظیم آرٹ آف سمال ٹاک، برطانوی فنکاروں کی تنظیم اِن سیٹیو، پلاننگ ڈویژن حکوتِ پاکستان، اور وفاقی دارُالحکومت کے نمائندگان سمیت نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آرٹ آف سمال ٹاک کی ڈائریکٹر زہرہ عزیز نے تقریب کی نظامت کی جب کہ حرم حنا تخیل، صباحت نواز، اور حُرمۃُ العین نے انتظامی امور سر انجام دیے۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے خطاب میں آرٹ آف سمال ٹاک کی نوجوان کارکنان کو خراجِ تحسین پیش کیا جنھوں نے فنونِ لطیفہ کے جھنڈے تلے کئی تہذیبوں اور خطوں کے فنکاروں کو جمع کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کئی سرگرمیوں کے ذریعے معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے کوشاں ہے۔ انھوں نے اکادمی کے اغراض و مقاصد اور اس کے تحت ہونے والی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔

بین الاقوامی اقامتی تقریبِ فن (آرٹ ریزیڈنسی) بعنوان لاسٹ اِن ٹرانسلیشن تقریب کے شرکا

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ سُلطان ناصر نے کہا کہ تمام فنونِ لطیفہ ایک دوسرے سے گہری جڑت رکھتے ہیں۔ زبان، ادب، اور فنونِ لطیفہ کے ذریعے قوموں اور تہذیبوں کو ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھایا جاسکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ انسان کو انسان سے توڑنے والی اشیا کے مقابلے میں فنونِ لطیفہ ہی ہیں جو انسان کو انسان سے جوڑنے کی مساعی کرتے ہیں۔ وفاقی دارُالحکومت کی ایڈیشنل کمشنر نِشا اشتیاق نے اپنے خطاب میں کہا کہ خواتین کو فنون کے ذریعے مضبوط تر کیا جاسکتا ہے۔ اُنھوں نے پاکستانی نوجوان نسل کی نمائندہ خواتین کو ملک کا روشن چہرہ قرار دیا۔ سمپوزیم میں پاکستانی اور برطانوی فنکاروں کے حوالے سے تخلیقی عمل کے موضوع پر گفتگو ہوئی اور اِن فنکاروں کے تخلیقی فن پاروں کی نمائش بھی ہوئی۔ شرکا نے کہا کہ اس اقامتی منصوبے سے روایت اور ثقافت میں مضمر لطافتوں کے عصری زبانوں میں اظہار کے نئے دریچے وا ہُوئے۔ فن پاروں کی نمائش میں پینٹنگز، تصاویر، کشیدہ کاری کے نمونے وغیرہ شامل تھے جن میں شرکا نے گہری دلچسپی ظاہر کی۔ شرکا نے اکادمی ادبیات میں اپنی طرز کی اِس منفرد تقریب کو سراہا جس میں زبان وادب کو دوسرے فنونِ لطیفہ کے ساتھ ملا کر معاشرے میں مثبت تبدیلی کے حوالے سے کاوش کی گئی۔

بین الاقوامی اقامتی تقریبِ فن (آرٹ ریزیڈنسی) بعنوان لاسٹ اِن ٹرانسلیشن تقریب کے شرکا

شجر کاری مہم

اسلام آباد (20 ستمبر 2024) : دنیا بھر میں موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہونے والے مما لک میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اس حوالے سے حکومتی اور عوامی سطح پر پاکستان کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لیے شجر کاری مہم شروی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں صدر نشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے 20 ستمبر 2024 کو اکادمی کے سبزہ زار "چمنستانِ ادب" میں پودا لگایا۔ اس کے بعد زیرِ تعمیر عجائب گھر کے لیے بنائے گئے نئے راستے کے دونوں طرف بھی پودے لگائے گئے۔ اس موقع پر اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان ناصر، نائب ناظم محمد عاصم بٹ، افسرِ مطبوعات اختر رضا سلیمی، افسرِ انتظامیہ میر

صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف، اکادمی کے سبزہ زار "چمنستان ادب" میں پودا لگا رہی ہیں

نواز سولنگی، لا کفریرین نصیر الدین آذر سعید اور دیگر افسران و اسٹاف نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اس موقع پر اپنے دعائیہ پیغام میں کہا کہ خدا کرے کہ اکادمی ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے، اس کی عمارت اور اس ادارے میں کام کرنے والوں کے کام میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت ڈالے۔ یہ ادارہ جن مقاصد کے لیے قائم کیا گیا ہے وہ مقاصد پورے ہوں، ادب کے ذریعے دنیا بھر میں پاکستان کا مثبت چہرہ اُجاگر ہو جائے اور ادب کے ذریعے پوری دنیا میں امن، محبت اور انسانیت کا پیغام پہنچے۔

یادِ رفتگاں

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے وفات پانے والے اہل قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انھوں نے ان اہل قلم کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

جناب ہمیش خلیل:

پشاور: (تاریخ وفات 21 جولائی 2024) : ہمیش خلیل نے پشتو زبان و ادب کی ترقی و

جناب ہمیش خلیل

ترویج کے لئے نمایاں کردار ادا کیا جو نا قابل فراموش ہے انکی ادبی خدمات کسی ادبی ادارے یا اکیڈمی سے کسی طور پر کم نہیں وہ ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی زبان و ادب کی ترقی کیلئے وقف کر رکھی تھی ۔ انھوں نے پشتو زبان و ادب کی بھر پور خدمت کی پشتو ادب پر ان کے لاتعداد احسانات ہیں۔

پروفیسر آفتاب اقبال شمیم:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 26 جولائی 2024):

پروفیسر آفتاب اقبال شمیم

پروفیسر آفتاب اقبال شمیم کی علمی ادبی خدمات بالعموم اور نظم نگاری بالخصوص پاکستان کی ادبی روایت کے روشن باب ہیں جنھیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 12 اگست 2024): ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی 27 مئی 1937 کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اردو، پنجابی، انگریزی اور سرائیکی زبانوں کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ انھوں نے 2007 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انھوں نے 100 سے زائد علمی، ادبی، اور تحقیقی کتابی لکھیں جن میں صوفی شعرا کے تذکار و شروحات خصوصاً مقبول ہوئے۔ 1990 میں حکومت پنجاب نے ان کی کتاب پنجابی زبان و

ڈاکٹر حمید اللہ ہاشمی

ادب پر انھیں علامہ اقبال ایوارڈ عطا کیا۔

جناب اجمل سراج:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 19 ستمبر 2024): اجمل سراج 1968 میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے کراچی یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ 2005 میں ان کی

جناب اجمل سراج

نظموں کا مجموعہ ''اور میں سوچتا رہا'' شائع ہوا۔ اس مجموعہ کو آرٹس کونسل کراچی نے 2010 میں دوبارہ شائع کیا۔ وہ روزنامہ جسارت میں بطور میگزین ایڈیٹر بھی کام کرتے رہے۔

جناب سرور خٹک:

اسلام آباد: (تاریخ وفات 20 ستمبر 2024): پشتو کے معروف بزرگ شاعر سرور خٹک کی ادبی خدمات چھ دہائیوں پر محیط ہیں۔ وہ

جناب سرور خٹک

ریڈیو پاکستان سے بھی وابستہ رہے۔ اُن کی شاعری، تنقید اور تحقیق پر مبنی 12 کتب شائع ہو چکی ہیں۔ وہ 84 سال کی عمر میں عارضۂ قلب سے رسالپور میں انتقال کر گئے۔

خصوصی نشست بیادِ آفتاب اقبال شمیم

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام عصرِ حاضر کے معتبر وممتاز نظم نگار اور ادیب آفتاب اقبال شمیم کی یاد میں منعقدہ خصوصی نشست ''بیادِ آفتاب اقبال شمیم'' میں ڈاکٹر رفیق سندیلوی، ڈاکٹر وحید احمد، جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر احسان اکبر، محترمہ کشور ناہید، پروفیسر جلیل عالی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشیں اکادمی، جناب اختر عثمان اور ڈاکٹر روش ندیم اسٹیج پر بیٹھے ہیں

اسلام آباد (04 ستمبر 2024): اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام عصرِ حاضر کے معتبر و ممتاز نظم نگار اور ادیب آفتاب اقبال شمیم (1933ء – 2024ء) کی یاد میں خصوصی نشست 4 ستمبر 2024 کو اکادمی کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔ ایک مایہ ناز تخلیق کار کو خراجِ تحسین و عقیدت پیش کرنے کے لیے ادبی برادری سے کثیر تعداد میں شرکت کی گئی جن میں اُردو ادب کی معروف ترین شخصیات بھی شامل تھیں۔ صدر نشیں اکادمی ادبیاتِ پاکستان ڈاکٹر نجیبہ عارف نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

محترمہ کشور ناہید، ڈاکٹر احسان اکبر، پروفیسر جلیل عالی، آفتاب اقبال شمیم کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ، جناب زاہد مسعود، جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر وحید احمد، ڈاکٹر رفیق سندیلوی، جناب اختر عثمان، جناب مظہر شہزاد، جناب حسن عباس رضا، جناب محبوب ظفر، ڈاکٹر سعید احمد اور جناب منیر فیاض نے آفتاب اقبال شمیم کے فن اور شخصیت کے حوالے سے خیالات کا اظہار کیا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر روش ندیم نے انجام دیے۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم کی شاعری ایک خاص فکری رویے کا اظہار ہے۔ انھوں نے کہا کہ لوگ کسی نہ کسی طور اپنی موجودگی کا احساس دلا کر اپنی شعوری کوشش سے سماج میں اپنے آپ کو منواتے ہیں لیکن آفتاب اقبال شمیم نے اپنی غیر موجودگی سے اپنا نقش قائم کیا جو ایک عجیب و غریب امر ہے۔ وہ گوشہ نشینی اور طلبِ جاہ و مرتبت سے بے نیاز رہ کر اپنی ساری توانائی تخلیقی عمل پر صرف کرتے رہے۔ صدر نشیں اکادمی نے کہا کہ بلاشبہ وہ نظم کے بڑے شاعر ہیں۔

محترمہ کشور ناہید نے کہا کہ جب آفتاب اقبال شمیم چین کی یونیورسٹی سے منسلک تھے تو چین میں ہماری طویل ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ وہ اکثر میری شاعری میں عورت کے موضوعات کے حوالے سے سوال کرتے تھے اور یوں ہمارا مکالمہ چل پڑتا۔

انھوں نے کہا کہ آفتاب صاحب بہت کم ادبی تقریبات اور مشاعروں میں شرکت کرتے تھے لیکن پھر بھی ہم نے کئی مشاعرے اکٹھے پڑھے۔ کشور ناہید نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم اپنے انداز کے بڑے نظم گو شاعر تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اُن کی رحلت کا افسوس کرنے کی بجائے اُن کی بلند پایہ تخلیقی زندگی کو celebrate کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر احسان اکبر نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جو جوانی میں خواب رکھنے والے تھے اور جب ان کے خواب پورے نہ ہوئے تو ان کے اندر دکھ اور نارسائی کا رویہ پیدا ہوا۔ آفتاب اقبال شمیم کی شاعری اسی دکھ اور نارسائی کا اظہاریہ ہے۔ ڈاکٹر احسان اکبر نے کہا کہ راولپنڈی کے مشاعروں میں آفتاب اقبال شمیم اور احمد شمیم خصوصیت کے ساتھ نظمیں پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ "زید سے مکالمہ" ان کا شاعری کے ساتھ مکالمہ ہے اور انکی شاعری زندگی کے قریب تر ہے۔ ڈاکٹر احسان اکبر نے کہا کہ ان کی شخصیت اور شاعری ایک تہذیب کی آئینہ دار ہے۔ ان کی شاعری اجتماعی خیر اور کمزور کا ساتھ دینے سے عبارت ہے۔ وہ قلندر تھے اور ان کی شاعری ان کی شخصیت کا پرتو ہے۔

پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم خیر و شر میں تفریق کرنے والے انسان تھے۔ وہ اپنے عہد کے بڑے نظم گو شاعر تھے۔ وہ لفظ تراشی اور لفظ سازی میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ ان جیسے تخلیق کار کو کسی نظریاتی ڈربے میں قید سمجھنا زیادتی ہوگی۔

افتاب اقبال شمیم کی صاحبزادی محترمہ سعدیہ نے کہا کہ میرے والد بڑے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے انسان بھی تھے۔ وہ بہت شفیق اور مہربان انسان تھے۔ وہ دوستوں میں ہر دلعزیز اور مہمان نواز تھے۔ انھوں نے گھر میں جن لفظوں کو سب سے بڑھ کر رواج دیا وہ acceptance یعنی تسلیم اور forgiveness یعنی درگزر تھے۔

محترمہ سعدیہ نے تقریب کے انعقاد پر صدر نشیں اکادمی ادبیات کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ جناب زاہد مسعود نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم ایک قلندر صفت شخص تھے۔ جیسے ان کی شخصیت تھی ویسی ہی ان کی شاعری تھی۔ انھوں نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم کے اِس شعر کو اُن کی خود نوشت سوانح حیات کہا جا سکتا ہے کہ:

اک چادرِ بوسیدہ مَیں دوش پہ رکھتا ہوں
اور دولتِ دُنیا کو پاپوش پہ رکھتا ہوں

جناب محمد حمید شاہد نے آفتاب اقبال شمیم کی کلیات "نادریافتہ" کے حوالے سے اپنا تنقیدی مضمون پیش کیا۔ انھوں نے آفتاب اقبال شمیم کی شخصیت اور فن کے بعض نہایت اہم پہلوؤں کی جانب اشارے کیے اور کلیات کے آئندہ ایڈیشن کے لیے اہم مشورے بھی دیے۔ ڈاکٹر وحید احمد نے کہا کہ بعض لوگ آفتاب اقبال شمیم کی شعری تفہیم کے حوالے سے مغالطے میں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر بڑے شاعر کی اپنی ایک منفرد دُنیا ہوتی ہے جس کی تفہیم کے لیے اس کے اندر جھانکنا پڑتا ہے اور یہ ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر وحید احمد نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم بڑے اور عہد ساز شاعر تھے۔ انھوں نے خونِ جگر سے شاعری کی ہے اور ایسی شاعری کبھی رائگاں نہیں جاتی۔ ڈاکٹر رفیق سندیلوی نے اہم تنقیدی مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے احساس تھا کہ ان کی شاعری کی تفہیم آسان نہیں مگر پھر بھی میں نے ان کی نظم "اے ہمیشہ کے زندانیو" کا تجزیاتی مطالعہ کیا جس سے مجھے ان کی پوری شاعری کی تفہیم ہوئی۔ جناب اختر عثمان نے کہا کہ آفتاب اقبال شمیم نظم کے بڑے شاعر تھے ان کی شاعری کو سمجھنا سنجیدہ مطالعے کا متقاضی ہے۔

جناب محبوب ظفر، جناب حسن عباس رضا، جناب مظہر شہزاد اور جناب منیر فیاض نے بھی آفتاب اقبال شمیم کے فن اور شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر سعید احمد جنھوں نے آفتاب اقبال شمیم کی کلیات "نادریافتہ" مرتب کرنے کا اہم فریضہ سرانجام دیا ہُوا ہے، نے اپنے تنقیدی مضمون سے بعض اہم اقتباسات پیش کیے۔ انھوں نے طویل نظم "زید سے مکالمہ" کا خاص طور پر ذکر کیا۔

تمام حاضرین نے آفتاب اقبال شمیم کی مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے زیر اہتمام عصرِ حاضر کے معتبر و ممتاز نظم نگار اور ادیب آفتاب اقبال شمیم کی یاد میں منعقدہ خصوصی نشست ''بیادِ آفتاب اقبال شمیم'' کے شرکا

ملتان: مسالمہ

ملتان (یکم اگست 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام محرم الحرام کی مناسبت سے ایک محفل مسالمہ کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت معروف شاعر اور نقاد ڈاکٹر شوذب کاظمی نے کی جبکہ معروف براڈ کاسٹر اور ماہر تعلیم مخدوم اکبر ہاشمی اور صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ شاعر صابر انصاری مہمانان خصوصی تھے۔ معروف شاعرہ محترمہ تاشیہ عابدی صائمہ اعجاز اور کیف صحرائی مہمانان اعزاز تھے محفل مسالمہ کی نظامت معروف کالم نگار محمد اظہر سلیم مجوکہ نے کی۔ مسالمہ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر شوذب کاظمی نے کہا کہ حضرت امام عالی مقام اور ان کے بہتر جان نثاروں نے اللہ کے دین کی بقا کے لئے ظلم و جبر اور باطل و فاسق کے آگے سر نہ جھکانے کا درس عظیم دیا ہے جس کی پوری دنیا میں کوئی بھی مثال نہیں ملتی۔ قرآن حکیم اور اسوۂ رسولؐ پر عمل پیرا ہونے اور اھل بیت سے دلی محبت ہی آخرت میں باعث نجات اور شفاعت ہوگی۔ محفل مسالمہ میں ڈاکٹر شوذب کاظمی مخدوم محمد اکبر ہاشمی صابر انصاری محترمہ تانیہ عابدی محترمہ صائمہ اعجاز کیف صحرائی سید قمر عباس ہاشمی، محترمہ عابدہ نازش مس شازیہ کنول منظور حسین اعوان نے امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ معروف اینکر پرسن عامر شہزاد صدیقی نے بھی محفل مسالمہ میں اظہار خیال کیا انچارج اکادمی ادبیات عبدالستار نے محفل مسالمہ کے شرکا کا شکریہ ادا۔

مسالمہ کے شرکا

لاہور: جشن آزادی مشاعرہ

لاہور (12 اگست 2024): اکادمی ادبیات لاہور نے 12 اگست 2024 کو یوم آزادی کے موقع پر مشاعرے کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت معروف ترقی پسند شاعر عابد حسین عابد نے کی۔ مہمان خاص ڈاکٹر فاخرہ شجاع تھیں۔ نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے انجام دیے۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر صاحب صدر عابد حسین عابد اور مہمان خصوصی ڈاکٹر فاخرہ شجاع نے قیام پاکستان کے موقع پر شاعروں کی خدمات پر گفتگو کی اور کہا کہ تحریک پاکستان میں جہاں دیگر زعما، سیاسی قائدین اور کارکنان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا وہاں شاعر بھی کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے آزادی کی اہمیت اور افادیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ مشاعرے میں شعرا نے تحریک پاکستان کے حوالے سے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے میں عابد حسین عابد، ڈاکٹر فاخرہ شجاع، ممتاز راشد لاہوری، شوکت ناز، انیس احمد، محمد جمیل اور دیگر شعرا نے جشن آزادی کے حوالے سے اپنا کلام پیش کیا۔

جشن آزادی مشاعرہ کے شرکا

پشاور: پاکستان رائٹرز گلڈ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام 77 ویں یوم آزادی کے حوالے سے کثیر اللسانی مشاعرہ

پشاور (29 اگست 2024): پاکستان رائٹرز گلڈ خیبر پختونخوا کے صوبائی سیکرٹری پروفیسر اسیر منگل نے کہا کہ جب بھی اگست کا مہینہ آتا ہے تو سب کے دلوں میں آزادی کا ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے، شعراء نے ہمیشہ وطن عزیز کی محبت میں گیت گائے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز پاکستان رائٹرز گلڈ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام 77 ویں یوم آزادی کے حوالے سے کثیر اللسانی مشاعرہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا مشاعرہ اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے تعاون سے اکادمی کے آڈیٹوریم ہال پشاور میں منعقد ہوا جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر یار محمد مغموم نے کی، پاکستان رائٹرز گلڈ کے رکن مجلس عاملہ فقیر حسین مسرور مہمان خصوصی جبکہ اباد حسن خٹک نے مہمان اعزاز کی حیثیت سے شرکت کی۔ شیر ولی خان اورکزئی نے نظامت کے فرائض سرانجام دیے۔ مشاعرہ میں پاکستان رائٹرز گلڈ کی مجلس عاملہ اراکین بشریٰ فرخ، ثمینہ قادر، ڈاکٹر طارق محمود دانش، پروفیسر ملک ارشد حسین اور امجد علی خادم سمیت پروفیسر صبیح احمد، رانی بانو، تابندہ فرخ، اختر محمود سیماب اور وہبی اورکزئی اور دیگر شعرا و ادبا نے شرکت کی۔ اس موقع پر صوبائی سیکرٹری پروفیسر اسیر منگل نے اہلیان وطن کو وطن عزیز کی یوم آزادی کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آزادی کے اس موقع پر اگر میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا نام نہ لوں تو آزادی کا تصور نامکمل ہوگا، یہی وہ سائنسدان تھے جن کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں پاکستان ایٹمی طاقت بنا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک شعرا اور ادبا کا تعلق ہے انہوں نے ہمیشہ وطن عزیز کی محبت میں گیت گائے ہیں۔ مشاعرہ میں صوبائی سیکرٹری، صدر محفل، مہمان خصوصی مہمان اعزاز سمیت مذکورہ شعراء نے پشتو، اردو اور ہندکوں میں لکھے ہوئے کلام پیش کئے اور وطن عزیز سے متعلق اپنی محبت اور جذبات واحساسات پیش کئے۔ مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام سے ہوا جبکہ تابندہ فرخ نے اپنی خوبصورت آواز میں نعت شریف پیش کیا۔

جشن آزادی کی مناسبت سے ایک کثیر اللسانی مشاعرہ

پشاور : ہمیش خلیل مرحوم ایک عہد ساز ادبی شخصیت تھے ان کی وفات سے پشتو ادب کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا

پشاور (22 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں پشتو زبان کے محقق، دانشور، ادیب، مورخ، اور شاعر ہمیش خلیل کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال، محترمہ کلثوم زیب، پروفیسر ڈاکٹر قدرت اللہ، قیس آفریدی اور خان بادشاہ نصرت نے ہمیش خلیل مرحوم کے ادبی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیش خلیل مرحوم نے پشتو زبان وادب کی ترقی وترویج کے لئے نمایاں کردار ادا کیا، ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی ادبی خدمات کسی ادبی ادارے یا اکیڈمی سے کسی طور پر کم نہیں وہ ایک عہد ساز شخصیت تھے جس کی وفات سے خیبر پختونخوا کے تمام اہل قلم نہ صرف افسردہ ہوئے بلکہ موصوف کی رحلت سے پشتو ادب کو بھی ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ دریں اثناء اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے بھی ایک تعزیتی پیغام میں ہمیش خلیل کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور کہا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی زبان وادب کی ترقی کیلئے وقف کر رکھی تھی انہوں نے پشتو زبان وادب کی بھرپور خدمت کی پشتو ادب پر ان کے لاتعداد احسانات ہیں اہل قلم ہمیشہ ایک حوالے طور پر انہیں یاد رکھیں گے۔ اجلاس میں مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

جناب ہمیش خلیل

پشاور : جشن آزادی کی مناسبت سے کثیر اللسانی مشاعرہ

پشاور (19 اگست 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور برانچ کے زیر اہتمام جشن آزادی کی مناسبت سے ایک کثیر اللسانی مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت سید الامین نے کی، پروفیسر ملک ارشد حسین مہمان خصوصی تھے جبکہ ڈاکٹر سید زبیر شاہ، محترمہ ثمینہ قادر اور گل ارباب نے بطور مہمانان اعزار شریک ہوئے۔ ڈاکٹر قدرت اللہ خٹک نے مشاعرے کی نظامت کی۔ مقررین نے آزادی کی تحریک پروشنی ڈالی اور کہا کہ اہل قلم پر فرض ہے کہ وہ آگے آئیں اور قوم وملک کی ترقی ویکجہتی میں اپنا کردار ادا کریں اور وطن عزیز کی نظریاتی اساس کی حفاظت بھی کرے۔ ایک آزاد پاکستان نعمت خداوندی ہے اور اہل قلم نے اس کی آزادی کیلئے ایک ہراول دستے کا جو کردار ادا کیا تھا وہ ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے تقریب میں صوبہ بھر سے اردو، پشتو، ہندکو، انگریزی اور دوسری زبانوں کے شعرا و ادبا نے حصہ لیا۔ مشاعرے کا اختتام ملک وقوم اور عالم اسلام کے اتحاد، سلامتی وترقی جبکہ کشمیری اور فلسطینی مسلمانوں کی آزادی کی دعا کی گئی۔ اس تقریب کی ایک خوبصورتی یہ بھی تھی کہ جشن آزادی کی خوشی میں اردو زبان کے شاعر رؤف خرم کی طرف سے ایک بڑا کیک پیش کیا گیا جسے اہل قلم نے ملکر کاٹا۔ اس موقع پر جن اہل قلم نے اپنی منثور اور ولولہ انگیز نظموں کے ذریعے مادر وطن سے عقیدت ومحبت کا اظہار کیا ان میں پروفیسر ڈاکٹر اسلم تاثیر، پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال، پروفیسر ڈاکٹر حسین ڈاوڑ، شاہ محمود غزنوی، ممتاز حسین دولت زئی، ڈاکٹر زبیر شاہ، ڈاکٹر قدرت اللہ خٹک، ڈاکٹر خادم ابراہیم خادم، پروفیسر ملک ارشد حسین، سید الامین، اطلس گل اطلس، ڈاکٹر روشن کلیم، خان بادشاہ نصرت، ثمینہ قادر، عصمت سورانی، ناز پروین، گل ارباب، اختر محمود سیماب، درویش افریدی، محمد عارف سنگین، واصف اللہ داؤدزئی، رؤف خرم، منور شاہ گوہر، محمد جبار، محمد شاہد طاہری، غندل خان غندل، زاہد مومند اور عصمت یوسف زئی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

جشن آزادی کی مناسبت سے ایک کثیر اللسانی مشاعرہ

ملتان : نعتیہ مشاعرہ

ملتان (25 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان ملتان میں ربیع الاول کی مناسبت سے ریڈیو پاکستان ملتان کے سیمینار روم میں ایک نعتیہ مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت منفرد لہجے کے شاعر سید قمر رضا شہزاد نے کی۔ خواتین یونیورسٹی شعبہ اردو کی سینئر پروفیسر ڈاکٹر شاہدہ رسول اور براڈ کاسٹر اور شاعرہ رضوانہ تبسم مہمانان خصوصی تھیں۔
مہمانانِ اعزاز میں محترمہ صائمہ اعجاز مخدوم اکبر ہاشمی اور صابر انصاری شامل تھے۔ نظامت کے فرائض معروف ادیب اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیئے۔ نعتیہ مشاعرے کے صدر سید قمر رضا شہزاد نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی ادبیات پاکستان ملتان نے ہر سال ربیع الاول کے موقع پر نعتیہ مشاعرے کی خوبصورت روایت کو قائم رکھا ہے جس پر اس کے منتظمین مبارک باد کے لائق ہیں اس موقع پر سید قمر رضا شہزاد، ڈاکٹر شاہدہ رسول، رضوانہ تبسم درانی، صابر انصاری، صائمہ اعجاز، طفیل بلوچ، احمد مسعود قریشی، ملک منظور احمد اعوان، احسان ماہی اور شازیہ کنول نے خاتم النبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور گلہائے عقیدت پیش کیے۔ ڈاکٹر شاہدہ رسول نے اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشیں ڈاکٹر نجیبہ عارف کے قصیدہ بردہ شریف کے ترجمہ کئے ہوئے اشعار بھی پیش کیے۔ ریڈیو پاکستان ملتان نے اس نعتیہ مشاعرہ کو ریکارڈ بھی کیا ہے۔ اکادمی ادبیات ملتان کے انچارج میاں محمد اعجاز نے مشاعرہ کے شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

نعتیہ مشاعرہ کے شرکا

کراچی: سندھ کے عظیم صوفی شاعر فقیر قادر بخش بیدل کی فکرو شخصیت پر بیدل سیمینار اور یادگار مشاعرہ

سندھ کے عظیم صوفی شاعر فقیر قادر بخش بیدل کی فکرو شخصیت پر بیدل سیمینار اور یادگار مشاعرے کے شرکا کا گروپ فوٹو

کراچی (03 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام سندھ کے عظیم صوفی شاعر فقیر قادر بخش بیدل کی فکرو شخصیت پر بیدل سیمینار اور یادگار مشاعرہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت سندھ کے نامور ادیب و محقق ڈاکٹر مخمور بخاری نے کی۔ مہمان خاص سندھ کے نامور ادیب و محقق اور بیدل شناس اختر درگاہی تھے۔ اظہار خیال کرنے والوں میں ڈاکٹر شیر مہرانی، مختیار ابڑو، پروفیسر حسام میرانی، پروفیسر عمران بھٹی اور پروفیسر کاشف مہیسر شامل تھے۔ اس موقع پر صدارتی خطاب میں ڈاکٹر مخمور بخاری نے کہا کہ صوفی شاعر فقیر قادر بخش بیدل اپنے دور میں سندھ کے ایک عظیم شاعر اور صوفی بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی تحریریں آج بھی لوگوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ فقیر قادر بخش بیدل نے سکھر کے علاقے روہڑی میں آنکھ کھولی۔ ان کا دور 1814 عیسوی سے 1872 عیسوی پر محیط ہے۔ پانچ برس کی عمر میں بیدل کے والد نے انہیں مکتب میں داخل کرادیا، مگر انہیں علوم ظاہریہ کے مقابلے میں باطنی علوم سے روحانی دل چسپی تھی، لیکن والد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بارہ برس تک وہاں تعلیم حاصل کی۔ مہمان خاص اختر درگاہی نے کہا کہ فقیر قادر بخش بیدل سندھ کی علمی اور ادبی تاریخ میں ایک بلند پایہ باکمال صوفی مفکر اور شاعر تھے۔ علاوہ ازیں وہ بڑے عارف اور عالم بھی تھے، جنہوں نے تصوف کے موضوع پر 37 کتابیں تصنیف کیں۔

قادر بخش بیدل فارسی، عربی، اردو، سرائیکی اور سندھی زبان کے بڑے شاعر تھے۔ انکے تین فارسی دیوان، ایک اردو دیوان اور سندھی اور سرائیکی زبان کے رسالے شایع ہوچکے ہیں۔ پروفیسر عمران بھٹی نے کہا کہ روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے بیدل بیکس سیہون شہر میں حضرت لعل شہباز قلندر کے مقبرے پر گئے، وہاں سے پیر جوگوٹھ ضلع خیرپور آئے، جہاں پیر صاحب پگارہ حضرت صبغت اللہ شاہ نے اپنے صاجنرادے پیر علی گوہر شاہ کے لئے ان کو اتالیق مقرر کیا۔ مختیار علی ابڑو نے کہا کہ حضرت بیدل نے جب اس جہاں فانی میں قدم رکھا، سندھ میں تالپوروں کا دور اقتدار تھا اور جب دار فانی سے دار البقاء کی راہ لی اس وقت انگریزوں کی سلطنت کا سورج نصف النہار پر جلوہ گر تھا۔ اس وقت فقیر بیدل نے حیات بے ثبات کی تیرھویں بہار دیکھی۔ پروفیسر کاشف مہیسر نے کہا کہ بیدل کو شہباز قلندر سے گہری عقیدت تھی اس لئے سہون شریف تشریف لے گئے اور ان کی درگاہ پر کافی عرصہ تک قیام پذیر رہے۔ سندھ یونیورسٹی کے پروفیسر حسام میرانی نے کہا کہ بیدل سائیں نے شاہ لطیف بھٹائی، سچل سرمست اور مخدوم محمد اسماعیل کی درگاہوں کی زیارت کی اور سلوک وطریقت ہم عصر شیخ ومشائخ سے حاصل کی۔ 1873ء میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ بیدل سائیں نے اپنی شاعری میں امن ومحبت کا پیغام عام کیا۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے نگران پروگرام اعزازی ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ آپ کے صاجنرادے محمد محسن بیکس سرائیکی زبان کے ایک معروف شاعر ہیں۔ انہوں نے جو نوحہ منظوم کیا اس سے ان کی تاریخ وفات بھی حاصل ہوتی ہے۔ آپ کے جنازے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور روہڑی اسٹیشن کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔ اس کے بعد مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت اختر شاہ ہاشمی مہمانان خاص جنرل مینجر پاکستان ٹیلویژن سینٹر کراچی امجد شاہ محمد رفیق مغل تھے، جب کہ شعراء کرام میں عرفان علی عابدی ، اقبال شاہین ، اقبال سہوانی، شجاع الزمان خان شاد، عبدالستار رستمانی، سید مشرف علی رضوی، صدیق راز ایڈوکیٹ ،کاوش کاظمی، ذوالفقار حیدر پرواز، وحید محسن، امتیاز دانش، خضر حیات، میاں محمد عطیق، کریم شیرازی، جاوید اقبال ایڈوکیٹ ارحم ملک تھے، اس موقع پر شعراء کرام نے فقیر قادر بخش بیدل کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے انچارج اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مشاعرے کی نظامت اقبال سہوانی نے کی۔

لاہور: نعتیہ مشاعرہ

لاہور (20 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور نے ادارہ خیال وفن کے اشتراک سے ایک نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا۔ مشاعرے کی صدارت حکیم احمد نعیم ارشد جبکہ مہمانان خصوصی پروفیسر محمد عباس مرزا اور حکیم محمد ارشد شہزاد تھے۔ نظامت کے فرائض ممتاز راشد لاہوری نے سر انجام دیے۔ تقریب کا آغاز کرتے ہوئے محمد رضوان نے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بابرکت مہینے کی مناسبت سے مشاعرے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جن شعراء نے اپنا کلام پیش کیا ان میں ریاض احمد ریاض، سرفراز علی حسین، سعید ناز، ریحانہ عثمانی، محمد احمد، عطاالعزیز، شوکت علی ناز، آفتاب خان، صفیہ خالدہ صابری، طاہر ابدال طاہر، عبدالمجید چھٹہ، رانا اسد، میاں صلاح الدین، سید ضیاء حسین شامل تھے۔

نعتیہ مشاعرہ کے شرکا

کراچی: محرم الحرام کی اہمیت اور واقعہ کربلا

محرم الحرام کی اہمیت اور واقعۂ کربلا کے شرکا کا گروپ فوٹو

کراچی (24 جولائی 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام مسالمہ منعقد ہوا جس کی صدارت سندھی اردو زبان کے نامور شاعر سید نور رضوی نے کی۔ مہمانان خاص اردو زبان کے نامور شاعر رونق حیات ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈوکیٹ تھے۔ مہمان اعزازی امجد علی شاہ جنرل مینجر پاکستان ٹیلی ویژن سینٹر کراچی اور ڈاکٹر عابد شیروانی، ایڈوکیٹ تھے۔ اس موقع پر صدارتی خطاب میں سید نور رضوی نے کہا کہ واقعہ کربلا یا واقعہ عاشورا سنہ 61 ہجری کو کربلا میں پیش آنے والے اس واقعے کو کہا جاتا ہے جس میں یزیدی فوج کے ہاتھوں امام حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب شہید ہو گئے۔ واقعہ کربلا مسلمانوں اور خاص طور پر شیعوں کے نزدیک تاریخ اسلام کا دلخراش ترین اور سیاہ ترین واقعہ ہے۔ امام حسینؑ نے چار ماہ کے قریب مکہ میں قیام فرمایا۔ اس دوران کوفیوں کی طرف سے آپ کو کوفہ آنے کی دعوت دی گئی اور دوسری طرف سے یزید کے کارندے نے آپؑ کو حج کے دوران مکہ میں شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اس بناء پر آپؑ نے یزیدی سپاہیوں کے ہاتھوں قتل کے اندیشے اور اہل کوفہ کے دعوت ناموں کے پیش نظر 8 ذی الحجہ کو کوفہ کی جانب سفر اختیار کیا۔ کوفہ پہنچنے سے پہلے ہی آپؑ کوفیوں کی عہد شکنی اور مسلم بن عقیل کی شہادت سے آگاہی ہوئی۔ آپ نے کوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے کوفہ روانہ کیا تھا۔ تاہم آپؑ نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ حر بن یزید نے آپ کا راستہ روکا تو آپ کربلا کی طرف چلے گئے جہاں کوفہ کے گورنر عبیداللہ بن زیاد کی فوج سے آمنا سامنا ہوا۔ اس فوج کی قیادت عمر بن سعد کے ہاتھ میں تھی۔ 10 محرم، روز عاشورا کو دونوں فوجوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں امام حسینؑ، ان کے بھائی عباس بن علی اور شیر خوار علی اصغر سمیت بنی ہاشم کے 17 افراد اور 50 سے زیادہ اصحاب شہید ہوئے۔ مہمان خاص رونق حیات نے کہا کہ سیدنا حسینؓ بھی اپنے ۷۲ ساتھیوں کے ساتھ مقابلے کو نکلے۔ ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو کربلا کے میدان میں یہ معرکہ ہوا۔ سیدنا حسینؓ کے ساتھی بہادری سے لڑتے ہوئے ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے۔ ایک شقی القلب سنان بن انس نے آگے بڑھ کر سیدنا حسینؓ کا سر مبارک تن سے جدا کر دیا۔ اس معرکہ میں علی بن حسینؓ کے علاوہ تمام مرد کام آئے۔ یہی علی بن حسینؓ بعد میں زین العابدین کے نام سے مشہور ہوئے۔ سیدنا حسینؓ کی شہادت کے بعد اہل بیت کا قافلہ کوفہ بھیجا گیا۔ ابن زیاد نے اُسے آگے شام بھجوا دیا۔ اس موقع پر شعراء کرام نے امام حسین علیہ السلام کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان میں سید نور رضوی، رونق حیات، ڈاکٹر افتخار احمد ملک ایڈوکیٹ، ڈاکٹر عابد شیروانی، ایڈوکیٹ، امجد علی شاہ، سعید الدین سعد، اختر سعیدی عرفان علی عابدی، حامد علی سید، ڈاکٹر نثار احمد نثار، اقبال شاہین، شجاع الزماں خان، نظر فاطمی، اختر شاہ ہاشمی، تاج علی رعنا، اختر علی افسر، اختر عبدالرزاق، احمد سعید خان، ظفر بلوچ، افروز رضوی، کاوش کاظمی، سحر علی، سید ماجد علی، مقبول زیدی، ہما اعظمی، فوزیہ بشیر، ہما ساریہ، زعیم ارشد، سید رعروج واسطی، میاں محمد عتیق، تاجور سنگیل، آسی سلطانی، مسعود وصینے اپنا کلام سُنایا۔ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض تنویر سخن نے خیر اصلوبی سے سرانجام دیے۔

پشاور: معروف ناول نگار کلثوم زیب کی سات کتابوں کی تقریب رونمائی

محترمہ کلثوم زیب کی سات کتابوں کی تقریب رونمائی کے شرکا

پشاور (26 ستمبر 2024): محترمہ کلثوم زیب کی سات کتابوں ''پختنتی ملغلری'' (اول و دوم جلد)، ''د ماشومانو سندری او قیصئ''، ''چاند گل'' (ناول)، ''نیمگړی'' (ناول)، ''زہ سوزم'' (ناول)، ''پینزہ کردارونہ'' (تاریخی ناول) کی رونمائی اکادمی ادبیات کے تعاون سے اکادمی ادبیات ہال فیز فائیو میں منعقد ہوئی اس تقریب کی صدارت انقلابی شاعر رحمت شاہ سائل نے کی جبکہ مہمانان خصوصی سابقہ گورنر پختونخوا بیرسٹر مسعود کوثر اور نورالامین یوسفزئی تھے۔ مہمانان اعزاز اباسین یوسفزئی، اسیر مینگل اور فضل رحیم مروت تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض روخان یوسفزئی نے ادا کیے۔ اس تقریب میں کثیر تعداد میں صوبہ بھر سے ادیبوں اور شاعروں نے شرکت کی۔ خوئیندی ادبی لخکر خال کی خواتین کثیر تعداد میں موجود تھیں جنھوں نے کلثوم زیب کو خراج تحسین پیش کیا جبکہ ادیبوں نے کلثوم زیب کی مختلف کتابوں پر مقالے پیش کیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر زر محمد سنگر، ڈاکٹر اسلم تاثیر، ڈاکٹر محمد مظہر، کامریڈ انور زیب، عزیز مانیروال، ڈاکٹر صبا خان، فرزانہ رسول، صنم گل ارباب، فضل مومند، رنڑا اتمان خیلہا و رامام حسین خاموش نے اپنے مقالے اور تاثرات پیش کیے جبکہ زیبا افریدی، سیما افریدی، نگہت نایاب، ساجدہ مقبول تنہا، انور مانیروال، حمید ہاتف، گل ماش خان اور تراب شینواری نے کلثوم زیب کو منظوم خراج پیش کیا۔ ماہرین ادب نے کلثوم زیب کی تخلیقات اور تحقیقات کی فنی اور فکری اسلوب پر روشنی ڈالی اور ان کے فن کو سراہا۔ نورالامین یوسفزئی نے کہا کہ کلثوم زیب پشتو زبان کی واحد خاتون تاریخی ناول نگار ہیں جو اپنی فکشن میں جرمن لکھاری ایلف شیفرڈ کی طرح کئی کہانیوں کو ساتھ لے کر چلتی ہیں، یہ تیکنیک عام لکھاری کے بس کی بات نہیں اس لیے میں اسے داد دیتا ہوں۔ فضل رحیم مروت اور اسیر مینگل نے بھی کلثوم زیب کی ادبی خدمات کو سراہا۔ کامریڈ انور زیب جو محترمہ کی زندگی کے ساتھی ہیں، انھوں نے کلثوم زیب کو مکمل سپورٹ کیا اور ہال میں بیٹھے ہوئے ادیبوں سے درخواست کی کہ اپنی خواتین پر اعتماد کریں جیسا کہ میں نے اپنی بیوی پر کیا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکیں۔ بیرسٹر مسعود کوثر نے خواتین کے اس تنظیم کی کارکردگی کی تعریف کی اور بانی صدر کلثوم زیب کی محنت کو سراہا۔ رحمت شاہ سائل نے خویندی ادبی لخکر کی خواتین اور کلثوم زیب کو شاباش دی اور کہا کہ آج ایک تاریخ رقم ہوئی ہے میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایک ایسی تقریب کی صدارت کی ہے جو ایک خاتون کی بیک وقت سات کتابوں کی رونمائی ہے اگر اس کی کتابیں لکھنے کی رفتار یہ رہی تو یہ مجھ سمیت کئی مردوں کو پیچھے چھوڑ جائے گی ایک ہی وقت میں نظم، غزل، افسانہ، ناول، فوکلور اور تحقیق کے تمام پہلوؤں پر کامیاب کام کرنا، یہ ثابت کرتا ہے کہ کلثوم زیب ہماری داد کی مستحق ہے، یہ ادبی تاریخ میں میرے نام کے ساتھ لکھا جائے گا کہ میں نے ایک خاتون کی ایسے تقریب کی صدارت کی تھی جو سات کتابوں کی رونمائی کی تقریب تھی۔

کراچی: جشن آزادی مشاعرہ

کراچی(13راگست 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام جشن آزادی مشاعرہ کاانعقاد کیا گیاجس کی صدارت ڈاکٹر ذاکرحسین عادل ایڈوکیٹ نے کی جبکہ مہمان خصوصی ڈاکٹرزبیر فاروق العرشی (دبئ) تھے۔ صدارتی خطاب میں ڈاکٹر ذاکر حسین عادل ایڈوکیٹ نے کہا کہ اگست کا مہینہ شروع ہوتے ہی ملک بھر میں ہر طرف سبز ہلالی پرچم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ نوجوان نسل کو یہ یادرکھنا چاہیے کہ اگر آج ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں تو ان شہیدوں کی وجہ سے جنہوں نے اپنا کل ہمارے آج کے لئے قربان کیا۔ مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں دیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر زبیر فاروق العرشی نے کہا کہ آج جب ہم مقبوضہ کشمیر میں بھارتی بربریت دیکھتے ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ آزادی ایک نعمت ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے ہم پر جو احسان کیا ہے ہم وہ احسان کبھی نہیں اتار سکتے مگر ہم پاکستان کو جناح کا پاکستان بنا کر قائداعظم محمد علی جناح کی روح کو تسکین پہنچا سکتے ہیں۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی 11اگست کی تقریر سے اقتباس آزادی ایک بڑی نعمت ہے اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ آزادی کا دن منانا بھی ہم سب پر لازم ہے۔ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی یوم آزادی پاکستان جوش و جذبے سے مناتے ہیں۔ آزادی کا جشن مناتے ہوئے ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ پاکستان کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کرینگے، وطن عزیز کی سالمیت پر کبھی آنچ نہیں آنے دیں گے اور وقت آنے پر پاک فوج، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے جو دہشتگردوں کے خلاف سربکف ہیں۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اپنے ملک کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں پاکستانی ہوں۔ یہ وطن میری شناخت، میری پہچان ہے اور دنیا بھر میں میرا مان بھی۔ یہ شناخت میرے آباء نے بڑی تگ و دو، جدوجہد، اور قربانیوں کے بعد حاصل کی ہے اور اب اسے برقرار رکھنا اور اس پر فخر کرنا میرے لیے اتنا ہی اہم ہے جتنا اپنے آباء کے چھوڑے ہوئے ترکے اور وراثت پر اپنا حق سمجھنا۔ جن شعرا حضرات نے اپنا کلام سنایا ان میں ڈاکٹر ذاکر حسین عادل ایڈوکیٹ، ڈاکٹر زبیر فاروق العرشی، ڈاکٹر نثار احمد نثار، حامد علی سید، شجاع الزماں خان، ظفر بلوچ، تاج علی رعنا، الحاج نجمی، افضل ہزاروی، افسرعلی افسر، اختر ہاشمی، تنویر سخن، عروج واسطی، تنویر سخن، یحی سرور چوہان، ذوالفقار حیدر پرواز، محمد طلحہ خان، شامل ہیں۔ اس موقع پر مقررین نے پیش کیا۔ ریذیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ سیمینار اور مشاعرے کی نظامت کے فرائض تنویر سخن نے انجام دیے۔

جشن آزادی مشاعرہ کے شرکا

کراچی: یوم دفاع 6 ستمبر کے موقع پر سیمینار ومشاعرہ

کراچی (6 ستمبر 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیراہتمام 6 ستمبر یوم دفاع کے موقع پر سیمینار و مشاعرہ کاانعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت فیروز ناطق خسرو نے کی مہمانان خصوصی سکندر علی رند جنرل مینجر نیشنل پاکستان ٹیلیویژن سینٹر کراچی تھے۔
صدارتی خطاب میں فیروز ناطق خسرو نے کہا کہ پاکستان میں ہر سال 6 ستمبر کو یومِ دفاعِ پاکستان کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن 1965ء کی جنگ میں افواجِ پاکستان کی جرات، قربانیوں اور بہادری کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کیسے پاکستانی افواج اور قوم نے اپنے وطن کی دفاع کے لیے بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ ہمیں 1965ء کے جذبے سے سبق سیکھنا چاہیے۔ پوری قوم کو ایک بار پھر اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرنا ہوگا تاکہ دشمن کی سازشوں کا موثر جواب دیا جا سکے۔ مہمان خصوصی جنرل مینجر پاکستان نیشنل ٹیلیویژن سینٹر کراچی سکندر علی رند نے کہا کہ پاکستانی افواج نہ صرف جنگی محاذ پر بلکہ امن کے دور میں بھی قوم کی خدمت کرتی ہیں۔ سیکیورٹی فورسز قدرتی آفات کے دوران ریلیف کی خدمات فراہم کرتی ہیں اور تعلیمی وطبی ادارے چلاتی ہیں۔ ہمیں اپنی افواج کی بہادری، قربانیوں اور ملک کی سلامتی کی حفاظت کے لیے عزم وحوصلے کو برقرار رکھنا چاہیے۔
اکادمی ادبیات پاکستان کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈھراج نے کہا کہ پاکستان زندہ باد! پاکستانی افواج نے اپنے عزم وحوصلے کے ساتھ دشمن کی ہر جارحیت کا جواب دیا۔ اس وقت پاکستانی قوم نے اپنی فوج اور ملکی سلامتی کے لیے متحد ہو کر دشمن کو بھرپور جواب دیا۔ اس موقع پر مشاعرے کا انعقاد کیا گیا تھا۔ شعراء کرام نے شہداء کوخراج تحسین پیش کیا۔ ان میں فیروز ناطق خسرو، ،سکندر علی رند، ڈاکٹر نثار احمد نثار، ڈاکٹر سکندر علی مظطرب، الحاج نجمی، جمیل ادیب سید، تاج علی رعنا، ظفر بلوچ، تنویر سخن ،مقبول زیدی، دلشاد احمد دہلوی ، ذوالفقار حیدر پرویز، ذوالفقار جسکانی، محمد طلہ خان، اپنا کلام سُنایا۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض تنویر سخن نے انجام دیے۔

یوم دفاع 6 ستمبر کے موقع پر سیمینار ومشاعرہ کے شرکا

کراچی : حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی 281 عرس کے موقع پر سیمینار و مشاعرہ

کراچی (13 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیراہتمام آفاقی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی 281 عرس کے موقع پر سیمینار و مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت ڈاکٹر نواز علی شوق نے کی۔ مہمانان خصوصی ڈاکٹر فاطمہ حسن اور ڈاکٹر محمد علی مانجھی تھے۔ ڈاکٹر عابد مظہر، پروفیسر ڈاکٹر اظہر شاہ، ڈاکٹر مخمور بخاری، شوکت اجن ،اے بی لاشاری ، پروفیسر حسام میرانی ،ڈاکٹر ساجھیاں سانگیا اور ضیاء ابڑو نے اظہار خیال کیا۔ صدارتی خطاب میں ڈاکٹر نواز علی شوق نے کہا کہ شاہ جو رسالو کی روحانی داستانیں ہوں یا مختلف سر' مرکزی تصور ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ راست بازی' طمع سے گریز' برداشت اور حسن عمل یہی آپ کا فلسفہ ہے اور یہیں فکرو پیغام' انسانی عظمت و اخوت پر مبنی ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر فاطمہ حسن نے کہا کہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ کا عرس ہر سال بھٹ شاہ میں منایا جاتا ہے' عرس کی تقاریب میں صوبے کے قریئے قریئے سے لاکھوں لوگ شریک ہوتے ہیں یہ تقریبات سندھ کی ثقافت کا جزو ہیں۔ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری' تعلیمات اور افکار ہر عہد میں سندھ کے لوگوں کے لئے روشنی کا مینار رہے ہیں ۔ ڈاکٹر محمد علی مانجھی نے کہا کہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ دنیا بھر میں شاہ سندھ کی شناخت ہیں۔ آپ نے صوبے کے صحراؤں' ندیوں' دیہات' رومانی داستانوں اور دیگر نشانیوں کو موضوع بنایا اور جو کچھ تحریر کیا وہ آج ہر شخص کی زبان پر ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر اظہر شاہ نے کہا کہ آپ نے سوہنی کی زبان سے محبت' ماروی کے الفاظ میں وطن پرستی کا درس دیا تو کسی کردار کے ذریعے جرات مندی اور کسی پیکر کے ذریعے انسان دوستی کا درس دیا۔ ڈاکٹر مخمور بخاری نے کہا کہ آپ نے اپنے کلام میں موجود سروں اور داستانوں کے ذریعے انسان دوستی کی تعلیم دی۔ ڈاکٹر عابد مظہر نے کہا کہ انسانی عظمت و اخوت پر مبنی سوسائٹی کا قیام شاہ لطیف کے افکار کی روشنی میں بآسانی ممکن ہے اور یہ آج کے عہد کی ضرورت بھی ہے۔ شوکت اجن نے کہا کہ سندھ ہو یا پاکستان بلکہ پوری دنیا اختلافات کی خلیج باٹنے' دوستی کے رشتے استوار کرنے نفرتوں کے خاتمے کیلئے شاہ کے کلام کو اساس بنایا جائے تو دنیا آج بھی اتنی اچھی بن سکتی ہے ۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے پروگرامز انچارج ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کی مقبولیت کا بنیادی سبب اس کی غنائیت اور سچائی ہے وہ عوامی طرز کے انسان تھے۔ اس موقع پر شعراء کرام نے حضرت شاہ لطیف بھٹائی کو خراج عقیدت پیش کیا اور آخر میں مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت اختر عبدالرزاق، مہمانان خاص انجم جاوید، غوث پیرزادہ ، پروفیسر مشتاق مہر، پروفیسر ساجھیاں سانگی آتش پنھیار تھے۔ شعرا میں نصیر سومرو، اقبال سہوانی، سعد الدین سعد ، عرفان علی عابدی، نصرت سرفراز، حامد علی سید، شیخ اسلم آزاد، اے بی لاشاری، شجاع الزماں خان، محمد رفیق مغل، صفدر علی خان انشاء، صدیق راز ایڈوکیٹ، زعیم ارشد عرشی، امتیاز دانش، ارحم ملک، قمر جہاں قمر، غلام حیدر مہر باقر عباس فائیز، تنویر سخن ، افضال ہزاروی، دلشاد خیال ایڈوکیٹ، سید افسر علی افسر، مظہر اظہار مہدی، عارف شیخ عارف، ضیاء حیدر زیدی، سلیم عکاسی، عبدالستار رستمانی، نظر فاطمی, ، خالد پرویز، آغا سعید، سلیم عکاسی، اپنا کلام سُنایا۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض پرھ سید، سعدیہ/تنویر سخن نے انجام دیئے۔

حضرت شاہ لطیف بھٹائی 281 عرس کے موقع پر سیمینار و مشاعرہ کے شرکا

کراچی : سندھی زبان کے نامور ادیب، شاعر، مترجم اور محقق نیاز ہمایونی کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ

کراچی (27 ستمبر 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام سندھی زبان کے نامور ادیب، شاعر، مترجم اور محقق نیاز ہمایونی کی یاد میں سیمینار اور یادگار مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت نیاز پنہور نے کی ۔ محمد علی پٹھان اور اسلام آباد سے آئی ہوئی ماہین ملک مہمانان خصوصی تھیں ۔ شوکت اجن، ڈاکٹر اظہر شاہ ، ڈاکٹر عابدہ گانگھرو، ڈاکٹر شیر مہرانی، ڈاکٹر پرویز اقبال، اے بی لاشاری اور اقبال سہوانی نے اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مشاعرے کا بھی انعقاد کیا گیا۔ صدارتی خطاب میں نیاز پنہور نے کہا کہ وہ سندھ میں قوم پرست شاعر کے طور پر ابھرے ہیں۔ ان کی شاعری حوصلہ افزا ہے اور اس میں سندھ کا تاریخی پس منظر بھی شامل ہے۔ مہمان خصوصی محمد علی پٹھان نے کہا کہ ان کا اصل نام مشتاق کُری عرف نیاز ہمایوں ہے، وہ یکم اپریل 1930 کو شکار پور کے گاؤں ہمایوں میں پیدا ہوئے، انہوں نے ابتدائی تعلیم مختلف مدارس سے حاصل کی، وہ خود بھی اردو اور فارسی کے ماہر مترجم بنے۔ انھوں نے اُن کی تحریروں کا ذکر کیا۔ اسلام آباد سے آئی ہوئے ماہین ملک نے کہا کہ سندھ کے نیاز ہمایوں کی عظیم تصنیف "ہفت زبان الزختار" (1975)، جس کے لیے انھیں فارسی کے دیگر علماء کے ساتھ منتخب کیا گیا اور انھوں نے اس لغت کی تالیف میں نمایاں حصہ لیا۔ انھوں نے اُن کی تصنیفات کا تذکرہ کیا۔ اے بی لاشاری نے کہا کہ نیاز ہمایوں مرحوم کے "رسالہ اویسیہ" کا سندھی ترجمہ جولائی 2005 کو شائع ہوا۔ نیاز ہمایوں مرحوم کے تقریباً بیس (20) غیر مطبوعہ نسخے اشاعت کے منتظر ہیں۔ شوکت اجن نے کہا کہ نیاز ہمایونی کی شاعری میں ہمیں وطن دوستی اور انسان دوستی جیسے افکار بڑے پیمانے پر ملتے ہیں۔ نگران اعزازی پروگرامز اکادمی ادبیات پاکستان کراچی ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ نیاز ہمایونی یکم اپریل، 1930ء کو گوٹھ ہمایوں، ضلع شکار پور، برطانوی ہندوستان (موجودہ پاکستان) میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام مشتاق احمد تھا۔ انھوں نے ان کے مجموعوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ اس موقع پر شعراء کرام نے نیاز ہمایونی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں مشاعرہ منعقد ہوا جس کی صدارت احمد سولنگی، مہمان خاص شاعر علی شاعر تھے۔

شعراء میں سعد الدین سعد، اختر شاہ ہاشمی، اختر عبدالرزاق، پروفیسر مشتاق مہر، ماہین ملک ،حامد علی سید، مرزا عاصی اختر، ڈاکٹر پرویز اقبال، ڈاکٹر صلاح قریشی، ڈاکٹر شیر مہرانوی، اختر شاہ ہاشمی ، نظر فاطمی، شجاع الزماں خان، عرفان علی عابدی، پروفیسر صفدر انشاء، افشاں گل، شوکت اجن ، اے بی لاشاری ، ڈاکٹر ساجھیاں سانگی، افضل ہزاروی، شجاع الزماں خان، تاج علی رعنا، آتش پنہیار، سید ضیا حیدر زیدی ، حمیدہ کشش، عبدالستار رستمانی، عارف شیخ عارف، جمیل ادیب سید، وجیہہ الحسن عابدی، حید محسن، دلشاد احسن خیال، کاوش کاظمی، کشور عدیل، شاہ فہد، قمر جہاں قمر، جاوید اقبال، غلام حیدر مہر، ارم ملک اپنا کلام سُنایا۔ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر اقبال احمد ڈہراج نے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے جانب سے شکریہ ادا کیا۔ سیمینار اور مشاعرے کی نظامت کے فرائض منزہ سلیم بھیو اور حامد علی سید نے انجام دیے۔

سندھی زبان کے نامور ادیب، شاعر، مترجم اور محقق نیاز ہمایونی کی یاد میں سیمینار و مشاعرہ کے شرکا

مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کی تقاریب

مختلف ادبی وثقافتی تنظیموں کے زیرِ اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے (ماہ جولائی تا ستمبر 2024) منعقد ہونے والی تقریبات

سیریل نمبر	تاریخ/دن	تنظیم	تقریب کا عنوان	مقام
1۔	یکم جولائی 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	شاعر، ادیب اور ڈرامہ نگار جناب ہمایوں ہمدرد کی یاد میں تعزیتی ریفرنس	رائٹرز ہاؤس
2۔	5 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	گوجرخان سے تشریف لائے معروف افسانہ نگار حکیم عبدالروف کیانی نے اپنا افسانہ برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ممتاز ادیب و ماہرِ تعلیم جناب ڈاکٹر عبدالوحید رانا	رائٹرز ہاؤس
3۔	11 جولائی 2024 بروز جمعرات	ادارہ اردو، اسلام آباد	''اردو میں نقاد کی موجودگی'' کے عنوان سے ڈاکٹر ناصر عباس نیئر کے ساتھ مکالمہ	کمیٹی روم۔II
4۔	12 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	معروف ادیبہ و افسانہ نگار محترمہ نعیم فاطمہ علوی صاحبہ نے اپنا افسانہ بعنوان ''کشمکش'' برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ممتاز شاعر، نقاد و محقق جناب سلمان باسط	رائٹرز ہاؤس
5۔	19 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	محرم الحرام کی مناسبت سے'' مرثیہ اور کربلا'' کے موضوع پر گفتگو کی گئی۔ صدارت : ممتاز شاعر، نقاد و مترجم جناب اختر عثمان	رائٹرز ہاؤس
6۔	25 جولائی 2024 بروز جمعرات	اکناف ادبی فورم، اسلام آباد اور سرائیکی اکیڈمی، اسلام آباد	ممتاز سرائیکی شاعر سعید اختر مرحوم کے چوتھے شعری مجموعے ''پار اُروار'' کی تقریب پذیرائی صدارت : جناب خاور احمد۔ مہمان خصوصی : جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات پاکستان	کانفرنس ہال
7۔	26 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	ادارہ اردو، اسلام آباد	تخلیق اور ہنر کے عنوان سے تقریب مقررین : ڈاکٹر ادریس بابر، جناب محمد حفیظ خان اور جناب سعید سادھو	کمیٹی روم۔II
8۔	26 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	زاویہ، اسلام آباد	معروف شاعر، محقق اور ماہرِ تعلیم محترمہ مہناز انجم کے تازہ شعری مجموعے ''ریشمی خوابوں کی نیلی راکھ'' کی تقریب پذیرائی	کانفرنس ہال
9۔	26 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	ممتاز نظم گو اور حلقہ اربابِ ذوق اسلام آباد کے سینئر ترین رکن اور صاحبِ طرز شاعر محترم پروفیسر آفتاب اقبال شمیم کی یاد میں تعزیتی اور دعائیہ اجلاس صدارت: جناب علی محمد فرشی	رائٹرز ہاؤس
10۔	2 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	ممتاز افسانہ نگار جناب ڈاکٹر عبدالوحید رانا نے اپنا افسانہ برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ممتاز ادیب و نقاد جناب محمد حمید شاہد	رائٹرز ہاؤس
11۔	5 اگست 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	پشتو زبان کے محقق، دانشور، ادیب، مورخ، اور شاعر جناب ہمیش خلیل کی یاد میں تعزیتی ریفرنس	رائٹرز ہاؤس
12۔	8 اگست 2024 بروز جمعرات	دائرہ علم و ادب پاکستان، اسلام آباد	معروف دانشور، ادیب پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد کی حالیہ شائع ہونے والی کتاب ''قائداعظم کا تصور پاکستان'' کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
13۔	9 اگست 2024 بروز جمعرات	ادارہ اردو، اسلام آباد	خودنوشت کا اعتبار۔ آپ بیتی کتنی حقیقت ہوتی ہے کتنا افسانہ؟ مقررین : جناب سلمان باسط اور جناب محمد حمید شاہد	کمیٹی روم۔II
14۔	9 اگست 2024 بروز جمعرات	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	حلقہ اربابِ ذوق اسلام آباد کے روایتی سلسلہ'' ادب ستارہ'' میں معروف افسانہ و ڈرامہ نگار محترمہ افشاں عباسی کے ساتھ نشست رکھی گئی۔ صدارت : ممتاز افسانہ نگار، نقاد و محقق جناب ڈاکٹر اقبال آفاقی۔ مہمانِ خصوصی: ممتاز افسانہ نگار و نقاد جناب محمد حمید شاہد	رائٹرز ہاؤس
15۔	12 اگست 2024 بروز پیر	اشارہ انٹرنیشنل، اسلام آباد	بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے شعرا کے ساتھ ایک شعری نشست	کمیٹی روم۔II
16۔	16 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	فیلکٹ فورم، اسلام آباد	محترمہ عظمیٰ گل کی کتاب'' اسرِ وفا'' کی تقریب رونمائی	کانفرنس ہال
17۔	16 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	جشنِ آزادی کی مناسبت سے پاکستان کے ملی نغمے و ترانے کے عنوان سے مذاکرہ منعقد کیا گیا۔ صدارت : ممتاز شاعر و ادیب جناب منظر نقوی۔ ابتدائیہ : معروف شاعر و ادیب جناب رحمان حفیظ	رائٹرز ہاؤس
18۔	23 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	سوسائٹی آف ایشین سول لائزیشن پاکستان، اسلام آباد	نوجوانوں کے جوہر کو نکھارنے کے حوالے سے تقریب بعنوان "Sprinkles"	کانفرنس ہال
19۔	23 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	معروف افسانہ نگار محترمہ سمیرا ناز صاحبہ نے اپنا افسانہ بعنوان'' ایلوا (مصبر)'' برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ممتاز شاعر و ناول نگار جناب ڈاکٹر وحید احمد	رائٹرز ہاؤس
20۔	27 اگست 2024 بروز منگل	ایڈیٹر کونسل، اسلام آباد	محفل شعر و سخن	کانفرنس ہال
21۔	30 اگست 2024 جمعتہ المبارک	ادارہ اردو، اسلام آباد	ادب اور ثقافت کے عنوان سے تقریب مقررین : جناب یاسر چھتہ، جناب زیف سید اور جناب سجاد اظہر	کمیٹی روم۔II
22۔	30 اگست 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	ممتاز نقاد، افسانہ نگار اور محقق و شاعر جناب ادریس آزاد نے اپنا افسانہ بعنوان'' چوٹی کے فن کار'' برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : ممتاز شاعر و نقاد اور محقق جناب ڈاکٹر روش ندیم	رائٹرز ہاؤس
23۔	31 اگست 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	انجمن ترقی پسند مصنفین کی کابینہ برائے سال 25- 2024 کا اعلان	رائٹرز ہاؤس
24۔	2 ستمبر 2024 بروز پیر	پشتو ادبی سوسائٹی، اسلام آباد	شاعر، ادیب و ریٹائرڈ منیجر نیشنل بینک آف پاکستان جناب احساس خٹک کے اعزاز میں تقریب	رائٹرز ہاؤس
25۔	5 ستمبر 2024 بروز جمعرات	فیلکٹ فورم، اسلام آباد	''اہل علم و ادب اور ختم نبوتؐ '' کے موضوع پر سیمینار	کانفرنس ہال
26۔	6 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	حلقہ اربابِ ذوق اسلام آباد کے روایتی سلسلہ'' ادب ستارہ'' میں معروف افسانہ نگار محترمہ فریدہ حفیظ کے ساتھ نشست رکھی گئی۔ صدارت : ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان۔ مہمانِ خصوصی: محترمہ نیلوفر اقبال	رائٹرز ہاؤس
27۔	7 ستمبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	موضوع : شمسی توانائی کا انقلاب اور اس کے مضمرات۔ اظہارِ خیال : شاعر، انجینئر جناب فقیر سائیں	رائٹرز ہاؤس
28۔	13 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	ادارہ اردو، اسلام آباد	ادب کا ترجمہ بھی ادب؟ مقررین : جناب محمد عاصم بٹ، ڈاکٹر ارشد معراج اور ڈاکٹر صفدر رشید	کمیٹی روم۔II
29۔	13 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	جناب شفقت حسین نعیمی کی زیرِ طبع کتاب'' دروغ بر گردن راوی'' سے اقتباسات برائے تنقید پیش کیے گئے۔ صدارت : ممتاز ادیب و نقاد جناب محمد حمید شاہد	رائٹرز ہاؤس
30۔	20-19 ستمبر 2024	آرٹ آف سمال ٹاک، برٹش کونسل آف پاکستان اور اِن سیشیو	بین الاقوامی اقامتی تقریب فن (آرٹ ریزیڈنسی) بعنوان ''لاسٹ اِن ٹرانسلیشن'' تقریب میں جناب جیمی ہولمن (برطانیہ) محترمہ زارا ساگر، محترمہ ربیعہ جلیل اور محترمہ مہر جاوید (برطانیہ) نے شرکت کی۔	کانفرنس ہال
31۔	20 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	ممتاز شاعر اور سیکرٹری حلقہ اربابِ ذوق جناب اکبر نیازی نے اپنا افسانہ برائے تنقید پیش کیا۔ صدارت : جناب اختر رضا سلیمی	رائٹرز ہاؤس
32۔	21 ستمبر 2024 بروز ہفتہ	انجمن ترقی پسند مصنفین، اسلام آباد	موضوع : قومی تناظر میں عالمی ''سیاست مخالف'' لہر کے نتائج اظہارِ خیال : مصنف اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر عورت فاؤنڈیشن جناب نعیم احمد مرزا	رائٹرز ہاؤس
33۔	27 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	ادارہ اردو، اسلام آباد	جدید اردو نظم کا بیشتر حصہ مبہم اور مہمل ہے کے عنوان سے تقریب مقرر : جناب ادریس آزاد	کمیٹی روم۔II
34۔	27 ستمبر 2024 بروز جمعتہ المبارک	حلقہ اربابِ ذوق، اسلام آباد	حلقہ اربابِ ذوق اسلام آباد کے روایتی سلسلہ'' ادب ستارہ'' میں ممتاز شاعر جناب وفا چشتی کے ساتھ نشست رکھی گئی۔ صدارت : ڈاکٹر وحید احمد	رائٹرز ہاؤس

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والی مطبوعات

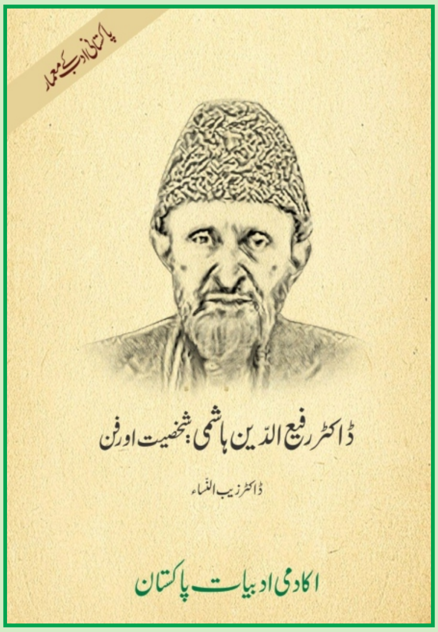

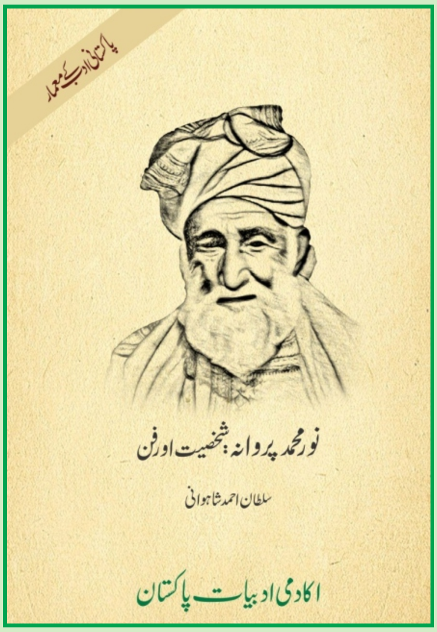

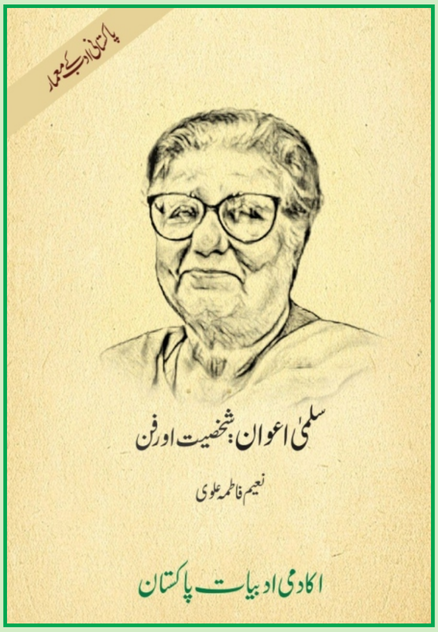

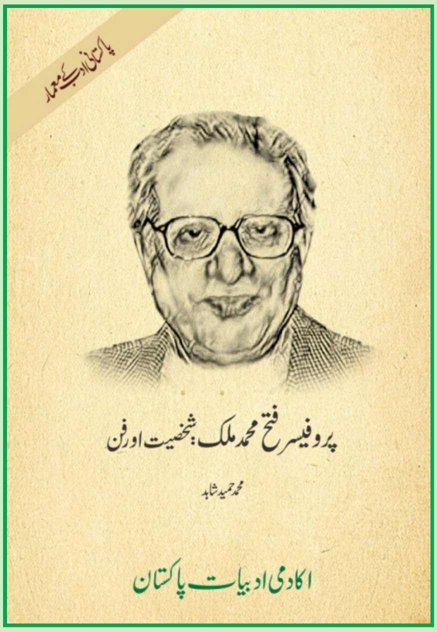

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیر منتظم : سلطان محمد نواز ناصر
مدیر : سعید ساعی

کمپوزنگ رتزئین وآرائش : فاروق شہزاد
ٹائٹل ڈیزائننگ : سجاد احمد

ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد